تنظیم اسلامی کا ترجمان

ہفت روزہ

ندائے خلافت

لاہور

43

www.tanzeem.org

7 تا 13 ربیع الاوّل 1441ھ / 5 تا 11 نومبر 2019ء

محبت نبوی ﷺ

علماء نے حضور اقدس ﷺ کے ساتھ محبت کی مختلف علامات لکھی ہیں۔ قاضی عیاض رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جو شخص کسی چیز کو محبوب رکھتا ہے اس کو ماسویٰ پر ترجیح دیتا ہے یہی معنی محبت کے ہیں ورنہ محبت نہیں محض دعویٰ محبت ہے۔

پس حضور اقدس ﷺ کے ساتھ محبت کی علامات میں سب سے مہتم بالشان یہ ہے کہ آپؐ کا اقتدا کرے، آپؐ کے طریقہ کو اختیار کرے اور آپؐ کے اقوال و افعال کی پیروی کرے۔ آپؐ کے احکامات کی بجا آوری کرے اور آپؐ نے جن چیزوں سے روک دیا ہے ان سے پرہیز کرے خوشی میں، رنج میں، تنگی میں، وسعت میں ہر حال میں آپؐ کے طریقے پر چلے۔

قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝۳۱﴾

’’آپؐ ان لوگوں سے کہہ دیجئے کہ اگر تم اللہ تعالیٰ سے محبت کرتے ہو تو تم میرا اتباع کرو، اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرنے لگے گا اور تمہارے گناہوں کو معاف کر دے گا اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔‘‘ (آل عمران: 31)

مولانا مفتی عبدالستار

اس شمارے میں

خوش قسمت ترین لوگ

انقلاب کے تکمیلی مراحل اور ان کے تقاضے

آزادی مارچ: خدشات اور خطرات

سیل ہائے کرب و بلا

راہِ خدا میں پہرہ داری کی اہمیت

تنظیم اسلامی کی دعوتی سرگرمیاں

آخرت کا ایک دن ہزار سال کے برابر

الھدیٰ (876)

ڈاکٹر اسرار احمدؒ

سُورۃُ الْحَجّ ﴿ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ﴾ آیات: 47 ، 48

وَيَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالْعَذَابِ وَلَنْ يُّخْلِفَ اللّٰهُ وَعْدَهٗ ۭ وَاِنَّ يَوْمًا عِنْدَ رَبِّكَ كَاَلْفِ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّوْنَ ۝ وَكَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ اَمْلَيْتُ لَهَا وَهِيَ ظَالِمَةٌ ثُمَّ اَخَذْتُهَا ۚ وَاِلَيَّ الْمَصِيْرُ ۝

آیت ۴۷ ﴿وَيَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالْعَذَابِ وَلَنْ يُّخْلِفَ اللّٰهُ وَعْدَهٗ ۭ﴾ ''اور (اے نبی ﷺ!) یہ لوگ عذاب کے بارے میں آپ سے جلدی مچا رہے ہیں' اور اللہ اپنے وعدے کی ہرگز خلاف ورزی نہیں کرے گا۔''

عذاب کے بارے میں اللہ تعالیٰ کے سب وعدے ہر صورت میں پورے ہوں گے اور ان لوگوں پر عذاب آ کر رہے گا۔ البتہ یہ عذاب کب آئے گا؟ کس شکل میں آئے گا؟ اس کے بارے میں صرف اللہ ہی جانتا ہے۔ اس نے ایسی تمام معلومات خفیہ رکھی ہیں۔

﴿وَاِنَّ يَوْمًا عِنْدَ رَبِّكَ كَاَلْفِ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّوْنَ ۝۴۷﴾ ''اور یقیناً ایک دن آپؐ کے رب کے نزدیک ایک ہزار برس کی طرح ہے اُس حساب سے جو گنتی تم کرتے ہو۔''

دنیا میں عام انسانی حساب کے مطابق ایک ہزار برس کا عرصہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک ایک دن کے برابر ہے۔ سورۃ السجدۃ میں یہی مضمون اس طرح بیان ہوا ہے: ﴿يُدَبِّرُ الْاَمْرَ مِنَ السَّمَاۗءِ اِلَى الْاَرْضِ ثُمَّ يَعْرُجُ اِلَيْهِ فِيْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗٓ اَلْفَ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّوْنَ ۝۵﴾ ''اللہ آسمان سے زمین تک کے ہر معاملے کی تدبیر کرتا ہے' پھر یہ چڑھتا ہے اس کی طرف ایک ایسے دن میں جس کی مقدار ہے ایک ہزار سال' جیسے تم لوگ گنتے ہو''۔ تدبیر کے سلسلے میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے فرشتوں کو طرح طرح کے احکام دیے جاتے ہیں اور پھر فرشتوں کے ذریعے سے ہی ان احکام کی تنفیذ (execution) ہوتی ہے۔ اس منصوبہ بندی میں اللہ کے ہاں ایک دن کا عرصہ انسانی گنتی کے مطابق ایک ہزار برس کے برابر ہے۔

آیت ۴۸ ﴿وَكَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ اَمْلَيْتُ لَهَا وَهِيَ ظَالِمَةٌ﴾ ''اور کتنی ہی بستیاں ایسی تھیں کہ میں نے انہیں ڈھیل دی تھی لیکن وہ گناہگار تھیں''

﴿ثُمَّ اَخَذْتُهَا ۚ وَاِلَيَّ الْمَصِيْرُ ۝۴۸﴾ ''پھر میں نے ان کو پکڑ لیا' اور (سب نے) میری ہی طرف لوٹ کر آنا ہے۔''

فرمان نبویؐ

آخرت کا دن

عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((**يَدْخُلُ فُقَرَاءُ أُمَّتِي الْجَنَّةَ قَبْلَ أَغْنِيَائِهِمْ بِنِصْفِ يَوْمٍ۔ قَالَ وَتَلَا وَإِنَّ يَوْمًا عِنْدَ رَبِّكَ كَأَلْفِ سَنَةٍ مِمَّا تَعُدُّونَ** ۝)) (متفق علیہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''فقراء مومنین مالدار مسلمانوں کی نسبت پانچ سو سال پہلے جنت میں داخل ہوں گے پھر نبی کریم ﷺ نے یہ آیت تلاوت کی اور تمہارے رب کا ایک دن تمہارے شمار کے ایک ہزار سال کے برابر ہوگا۔''

تشریح ''آدھے دن'' سے مراد قیامت کا آدھا دن ہے مطلب یہ ہے کہ وہ پانچ سو سال قیامت کے آدھے دن کے برابر ہوں گے۔ اور قیامت کے دن کی مدت طوالت، دنیاوی شب و روز کے اعتبار سے ایک ہزار سال کے برابر ہوگی جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ آیت (وَإِنَّ يَوْمًا عِنْدَ رَبِّكَ كَأَلْفِ سَنَةٍ مِمَّا تَعُدُّون)

ہفت روزہ — لاہور

ندائے خلافت

تا خلافت کی بنا دنیا میں ہو پھر استوار
لا کہیں سے ڈھونڈ کر اسلاف کا قلب و جگر

تنظیم اسلامی کا ترجمان نظامِ خلافت کا نقیب

بانی: اقتدار احمد مرحوم

7 تا 13 ربیع الاوّل 1441ھ — جلد 28
5 تا 11 نومبر 2019ء — شمارہ 43

مدیر مسئول: حافظ عاکف سعید
مدیر: ایوب بیگ مرزا
ادارتی معاون: فرید اللہ مروت

نگران طباعت: شیخ رحیم الدین
پبلشر: محمد سعید اسعد، طابع: رشید احمد چودھری
مطبع: مکتبہ جدید پریس، ریلوے روڈ، لاہور

مرکزی دفتر تنظیم اسلامی

''دارالاسلام'' ملتان روڈ چوہنگ لاہور۔ پوسٹل کوڈ 53800
فون: 79-35473375 (042)
E-Mail:markaz@tanzeem.org
مقام اشاعت: 36-کے ماڈل ٹاؤن لاہور۔54700
فون: 03-35869501 فیکس: 35834000
publications@tanzeem.org

قیمت فی شمارہ 15 روپے

سالانہ زرِ تعاون
اندرونِ ملک ...... 600 روپے
بیرونِ پاکستان
انڈیا ---------------- (2000 روپے)
یورپ، ایشیا، افریقہ وغیرہ (2500 روپے)
امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا وغیرہ (3000 روپے)
ڈرافٹ، منی آرڈر یا پے آرڈر
''مکتبہ مرکزی انجمن خدام القرآن'' کے عنوان سے ارسال کریں۔ چیک قبول نہیں کیے جاتے
Email:maktaba@tanzeem.org

''ادارہ'' کا مضمون نگار حضرات کی تمام آراء سے پورے طور پر متفق ہونا ضروری نہیں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اداریہ
ایوب بیگ مرزا

خوش قسمت ترین لوگ

اُمت مسلمہ کے لیے اللہ اور اُس کے آخری رسول ﷺ نے سال میں دو دن بطور عید مقرر کیے، یکم شوال کو عید الفطر سے موسوم کیا گیا اور دس ذوالحجہ کو عید الاضحیٰ کا نام دیا گیا۔ ان دونوں کے علاوہ کسی تیسرے دن کو عید قرار دینا یقیناً بدعت ہے، اللہ اور رسول ﷺ کی منشاء کے خلاف ہے۔ البتہ اسے محض لغوی معنی کے حوالہ سے دیکھا جائے تو اس کا مطلب ہے لوٹ کر آنے والا دن۔ اور اس میں خوشی اور اظہارِ مسرت کا عنصر بھی مضمر ہے۔ اس لیے کہ اُس ماہ مبارک کو پالینا جسے اللہ رب العزت نے اپنا مہینہ کہا ہے اور اُس کی ایک رات کو ہزار مہینوں سے افضل قرار دیا اور ابوالانبیاء حضرت ابراہیم علیہ السلام کی عظیم سنت کو ادا کر لینا، اس سے بڑی خوش نصیبی کیا ہوگی کہ ایک مسلمان کی زندگی میں یہ خوشیوں بھرے دو تہوار لوٹ لوٹ کر آئیں چنانچہ اردو زبان میں لفظ 'عید' کو خوشی اور جشن کا مترادف قرار دیا گیا۔ اسی لیے کہا اور لکھا جاتا ہے کہ ''فلاں کی تو عید ہوگئی''۔ یہ عید ہر انسان کی اپنی سوچ، فکر، خواہشات اور ترجیحات کے مطابق ہوتی ہے۔ مثلاً اپنے کاروبار اور تجارت کو ترجیح اول دینے والے تاجر کا مال دُگنی اور چوگنی قیمت پر فروخت ہو جائے تو اُس کی عید ہو جاتی ہے۔ ایک سماجی کارکن جب رضا کارانہ طور پر کسی کی مدد کرتا ہے تو اُس کا دل خوشی سے معمور ہو جاتا ہے۔ ایک سیاسی کارکن جب اپنے لیڈر کا جلسہ کامیابی سے منعقد کراتا ہے یا اپنے حلقہ سے اسمبلی کا ممبر بنواتا ہے تو خوشی سے پھولے نہیں سماتا، اس لیے کہ سیاست سے دلچسپی کے علاوہ اُس کے ذاتی مفادات بھی اس کامیابی سے وابستہ ہیں۔ گویا لغوی معنی قدرے مختلف ہونے کے باوجود اُردو زبان میں عید خوشی اور مسرت کا مترادف لفظ سمجھا جاتا ہے۔

اس تناظر میں دیکھا جائے تو کسی تحریک کا سالانہ اجتماع بھی کارکنوں کے لیے عید کی سی حیثیت رکھتا ہے۔ تنظیم اسلامی کے رفقاء چونکہ رضائے الٰہی کے لیے اقامت دین کی جدوجہد میں ہم سفر اور ہم رکاب ہیں، لہٰذا ساتھیوں کی ایک بڑی تعداد دیکھ کر اُن کے ایمان کو جِلا ملتی ہے۔ ملک کے کونے کونے اور بیرون ملک سے آئے ہوئے رفقاء کو اپنے فکری اور تحریکی بھائیوں سے مل بیٹھنے کا موقع میسر آتا ہے۔ اس باہمی رابطہ سے اخوت و محبت کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ تبادلۂ خیال سے فکر میں پختگی پیدا ہوتی ہے۔ دنیوی اُمور اور روٹین کے کاموں سے بالکل الگ تھلگ ہو کر ایک پاکیزہ ماحول میں ایک کارکن کو یہ موقع ملتا ہے کہ وہ ماضی میں ہونے والی اپنی کوتاہیوں پر نگاہ ڈالے، اللہ اور اس کے محبوب رسول ﷺ جن چیزوں کو ناپسند کرتے ہیں، ان سے ہجرت کا عہد کرے اور باقی ماندہ زندگی میں اللہ کی غیر مشروط بندگی اور رسول کریم ﷺ کی پیروی کا عزم کرے۔ رفیق محترم، دنیا کے جھنجھٹ میں ان چیزوں پر غور کرنے کا موقع کہاں میسر آتا ہے۔ انسان صرف اتنی بات پر غور کر لے کہ 60 یا 70 سالہ زندگی کو آسودہ اور خوشنما بنانے کے لیے اسے کولہو کا بیل بننا پڑتا ہے تو ابدی اور لامحدود زندگی کو خوشگوار بنانے کے لیے کس قدر محنت درکار ہوگی۔ ہم مطلوبہ محنت کر رہے ہیں؟ اس کے تصور سے ہی رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔

رفیق محترم، یہ دینی ذمہ داریاں ایک مسلمان کو عام حالات میں ادا کرنا ہوتی ہیں۔ آج مملکت خداداد اسلامی جمہوریہ پاکستان کے حالات عام نہیں، خاص ہیں۔ ایک طرف حکومت وقت ہے جو نعرہ تو ریاست مدینہ کا لگا رہی ہے لیکن نہ صرف وہ تذبذب کا شکار ہے بلکہ بعض اوقات مخالف سمت میں چلتی ہوئی نظر آتی ہے۔ علاوہ ازیں تبدیلی کے نعرے نے فی الحال عوام کو مہنگائی اور بے روزگاری کے سوا کچھ نہیں دیا۔ جس سے عوام میں سخت بے چینی اور اضطراب پایا جاتا ہے۔ دوسری طرف اپوزیشن جماعتیں ابو بچاؤ، مال بچاؤ تحریک چلا کر ہر شے کو تلپٹ کرنے پر تلی ہوئی ہیں۔ مقتدر قوتیں اپنا کھیل کھیلنے میں مصروف ہیں گویا داخلی سطح پر ملک افتراق اور انتشار کی لپیٹ میں ہے۔ حقیقت یہ ہے مسلمانان پاکستان ایمان کے فقدان کی وجہ سے دنیوی دولت ،اقتدار اور قوت کے سامنے سجدہ ریز ہیں۔ اس پس منظر میں ایک رفیق کی ذمہ داریاں دوچند ہوگئی ہیں۔ کیونکہ اس وقت ہم ایک ایسی کشتی کے سوار ہیں جو خوفناک طوفانی لہروں کی زد میں ہچکولے کھا رہی ہے۔ بدقسمتی سے اسے اندر سے بھی کچھ لوگ پھاڑ رہے ہیں اور خارجی طور پر امریکہ، بھارت اور اسرائیل کا ابلیسی اتحاد اسے ہر صورت غرق کرنے کے درپے ہے۔ رفقاء گرامی! اس کشتی کو حفاظت اور سلامتی سے کنارے لگانا ہماری دینی ذمہ داری بھی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ مسلمانانِ پاکستان اس لحاظ سے خوش قسمت ہیں کہ پاکستان کو خوش حال اور مستحکم کرنے کی جدوجہد اور اُخروی نجات کے لیے دینی ذمہ داریاں ادا کرنا درحقیقت ایک ہی سمت میں محنت اور جانفشانی کا تقاضا کرتی ہیں، یعنی اگر پاکستان میں اسلامی نظام نافذ ہوجائے تو پاکستان نہ صرف ناقابل تسخیر ہوسکتا ہے بلکہ سپر پاور آف دی ورلڈ بن کر اُبھر سکتا ہے اور جو لوگ اسے اسلامی فلاحی ریاست بنانے میں کردار ادا کریں گے، وہ اللہ کی رضا پا کر امر ہوجائیں گے۔ وہ دنیا میں سرفراز ہوں گے اور جنت اُن کی منتظر ہوگی۔ بصورت دیگر سیکولر پاکستان میں ہم دلدل میں دھنستے چلے جائیں گے۔ ہم مکڑی کی طرح ایسا جال بُن لیں گے جس میں خود ہی پھنس کر ہلاک ہوجائیں گے۔ خارجی صورتِ حال بالخصوص اپنے اردگرد کی فضا پر غور کیجیے۔ بھارت ہمارا ازلی دشمن ہے۔ کشمیر جسے ہم اپنی شہ رگ کہتے ہیں اُس پر اُس نے اپنے پنجے گاڑھے ہوئے ہیں۔ ہر دوسرے دن ہمارا پانی بند کرنے کی دھمکیاں دیتا رہتا ہے۔ مقبوضہ کشمیر میں ہمارے مسلمان بھائیوں پر ظلم وستم ڈھا رہا ہے۔ آزاد کشمیر کے حوالہ سے اپنے مذموم عزائم کا کھلے عام اعلان کر رہا ہے۔ دوسری طرف اسرائیل جو مشرق وسطیٰ میں گریٹر اسرائیل کے راستے کی ہر رکاوٹ دور کرنے میں کامیاب ہو چکا ہے۔ اب ایٹمی پاکستان کو اپنے ہدف کے حوالے سے آخری رکاوٹ سمجھ رہا ہے لہٰذا بھارت کے ساتھ مل کر خوفناک سازشیں تیار کر رہا ہے۔ امریکہ جسے ہم اپنا آقا اور محافظ سمجھتے تھے، وہ اسرائیل کے سامنے بھیگی بلی بنا ہوا ہے اور آئے دن اپنے ناجائز مطالبات منوانے کے لیے ہمارا بازو مروڑتا ہے۔

لہٰذا رفقاء محترم! اپنی دنیا سنوارنے ، پاکستان کو ناقابل تسخیر بنانے اور مستحکم کرنے کے ساتھ ساتھ آخرت میں کامیاب ہونے کا صرف اور صرف ایک ہی طریقہ ہے اور وہ یہ کہ اقامت دین کی جدوجہد میں عملاً اپنا تن من دھن لگادیں، باتوں سے کام نہیں چلے گا۔ پانی سر سے گزرنے کو ہے، فیصلہ کیجیے دل یا شکم۔ اس سالانہ اجتماع میں صف بستہ ہوکر دیگر رفقاء سے کندھے سے کندھا ملا کر اس عہد کو تازہ کریں کہ میرے رب نے اقامت دین کی جدوجہد کا جو فریضہ مجھ پر عائد کیا ہے، اُسے اپنے دنیوی اُمور پر ترجیح دوں گا۔ میں دین کی دعوت جس قدر ہوسکا، خاص و عام تک پہنچاؤں گا اور ایسے مثالی نظم کا مظاہرہ کروں گا کہ حکم ملنے پر قدم بڑھاؤں گا اور حکم ملنے پر رک جاؤں گا۔ اقامت دین کی جدوجہد میں اپنی ذمہ داریاں احسن طریقے سے نبھانے والے لوگ یقیناً دنیا کے خوش قسمت ترین لوگ ہیں۔ اے اللہ رب العزت، ہم سب کو اپنا عہد نبھانے کی توفیق عطا فرما اور ہمیں عہد شکنی کی لعنت سے محفوظ فرما۔ آمین یا رب العالمین

پریس ریلیز: یکم نومبر 2019ء

ریل کے حادثات میں انسانی جانوں کا ضیاع محکمہ اور حکومت کی ناکامی کا بھرپور ثبوت ہے

حافظ عاکف سعید

یہ بات امیر تنظیم اسلامی حافظ عاکف سعید نے ایک بیان میں کہی۔ اُنھوں نے کہا کہ وزیراعظم عمران خان جب اپوزیشن میں تھے تو وہ حکومت کو یہ لیکچرز دیا کرتے تھے کہ یورپ میں اگر کوئی حادثہ رونما ہو جائے تو محکمہ کا انچارج یا وزیر فوری طور پر مستعفی ہو جاتا ہے چاہے اس حادثے سے وزیر کا براہِ راست کوئی تعلق نہ بھی ہو۔ اُنھوں نے کہا کہ عوام ریلوے کے وزیر شیخ رشید کے استعفیٰ کا بے قراری سے انتظار کر رہے ہیں۔ اُنھوں نے کہا کہ گزشتہ ایک سال میں ریلوے کے متعدد حادثات ہو چکے ہیں جن میں قیمتی جانوں کا ضیاع ہوا ہے لیکن شیخ رشید ٹس سے مس نہیں ہوئے۔ اُنھوں نے کہا کہ اگر شیخ رشید مستعفی نہیں ہوتے تو وزیراعظم اُنھیں برطرف کر دیں۔ اُنھوں نے کہا کہ اس حادثے میں زندگی سے ہاتھ دھونے والے مسافروں میں اکثریت اُن لوگوں کی تھی جو تبلیغی اجتماع میں شرکت کرنے کے لیے گھر سے نکلے تھے وہ چونکہ اللہ کی راہ میں نکلے تھے لہٰذا ان کی شہادت فی سبیل اللہ ہے۔ اللہ جنت میں اُن کے درجات بلند کرے اور اُن کے ورثاء کو صبرجمیل عطا فرمائے۔ (آمین!) اُنھوں نے کہا کہ مسافروں کو بھی احتیاط سے کام لینا چاہیے اور سفر کے دوران آگ جلانے سے اجتناب کرنا چاہیے۔

بھارت کے اس فیصلے پر کہ وہ مقبوضہ کشمیر کو دو یونین ٹیراٹیریز میں مستقلاً تقسیم کر دے گا، کی شدید مذمت کرتے ہوئے اُنھوں نے کہا کہ بھارت مقبوضہ کشمیر یعنی جموں، وادی اور لداخ کے حوالے سے اپنے غیر انسانی اور غیر قانونی قوانین کو دوام بخشنا چاہتا ہے لیکن عالمی ضمیر حسبِ معمول سویا ہوا ہے۔ کشمیر کی اس ناجائز اور غیر قانونی تقسیم پر پاکستان اور چین نے اقوام متحدہ میں درست ردِّعمل ظاہر کیا ہے کہ یہ تقسیم ناقابل قبول ہے۔ اُنھوں نے مزید کہا کہ مودی کی دعوت پر یورپین یونین کے چند مسلم اور اسلام دشمن MPs کی مقبوضہ کشمیر میں آمد پر بھارتی اخبار خود یہ تبصرہ کر رہے ہیں کہ مودی حکومت نے یورپین یونین کے انتہا پسند MPs کو مقبوضہ کشمیر میں آنے کی دعوت دے کر ثابت کر دیا ہے کہ بھارت مقبوضہ کشمیر میں جاری ظلم وستم کو چھپانے کی کوشش کر رہا ہے جس میں وہ بُری طرح ناکام ہو رہا ہے۔ اُنھوں نے کہا کہ مقبوضہ کشمیر کی آزادی کے لیے کشمیریوں اور پاکستان کو ابھی بہت کچھ کرنے کی ضرورت ہے۔ پاکستان اپنے داخلی مسائل حل کرے تاکہ یکسوئی کے ساتھ کشمیریوں کی جدوجہد آزادی میں اپنا حصہ ڈال سکے۔ (جاری کردہ: مرکزی شعبہ نشر و اشاعت، تنظیم اسلامی)

انقلاب کے تکمیلی مراحل اور ان کے تقاضے

(قرآن وحدیث کی روشنی میں)

مسجد جامع القرآن، قرآن اکیڈمی، لاہور میں امیر تنظیم اسلامی کراچی جنوبی محترم انجینئر نعمان اختر کے 25 اکتوبر 2019ء کے خطاب جمعہ کی تلخیص

محترم قارئین !فکر کی پختگی سے ہی نیک اعمال کی توقع کی جاسکتی ہے۔یعنی اگر صالح اور پختہ فکر ہے تو پھر نیک اعمال کا ظہور ہوتا ہے۔ اگر خدانخواستہ اس فکر میں کوئی ٹیڑھ،کجی، الحاد یا خامی آجائے تو ایسی فکر انسان کو حیوانی زندگی کی طرف لے کر جاتی ہے۔ اس لیے اپنی فکر کو قرآن اور حدیث کی روشنی میں پختہ کرنا ہر مسلمان پر لازم ہے۔

آج سے چودہ سو سال پہلے نبی اکرم ﷺ نے دین اسلام کی صورت میں جو فکر ہمیں عطا فرمائی ہے تنظیم اسلامی کی ’’دعوت فکر اسلامی مہم‘‘ اسی کی تذکیر و یاددہانی ہے۔ الحمدللہ !اسی دعوت کے ذریعے تنظیم اسلامی نے خطبات جمعہ میں مختلف موضوعات ترتیب دیے تھے۔جیسا کہ پہلے ’’ دین کا ہمہ گیر تصور‘‘ اُجاگر کیا گیا، پھر دینی فرائض کے جامع تصور کا ایک خاکہ سامنے لایا گیا، پھر ان فرائض کی ادائیگی کے لیے جو لوازمات ہیں، یعنی جہاد فی سبیل اللہ،لزوم جماعت اور سمع و طاعت کے موضوعات زیر بحث آئے اور آخر میں منہج انقلاب نبوی ﷺ کے ابتدائی مراحل کو سیرت النبی ﷺ کے مکی دور کی روشنی میں سمجھا گیا۔آج ہم انقلاب کے تکمیلی مراحل اور اس کے تقاضوں کا مطالعہ حضور ﷺ کے مدنی دور کی روشنی میں کریں گے۔ان شاءاللہ

اُمت مسلمہ کے ہر فرد کے لیے دو چیزیں بڑی اہمیت کی حامل ہیں :1۔ مقصد کا تعین ، 2۔اس مقصد کو حاصل کرنے کا صحیح طریقہ کار۔سب سے اعلیٰ مقصد نبی کریم ﷺ کا تھا جو اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے قرآن مجید میں تین مقامات پر من وعن بیان کیا ہے:

﴿هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ ۭ﴾ (الصف:9)’’وہی ہے جس نے بھیجا ہے اپنے رسول کو الہدیٰ اور دین حق دے کر تاکہ وہ غالب کردے اسے کُل کے کُل نظام زندگی پر۔‘‘

اس اعلیٰ مقصد کو حاصل کرنے کے لیے آپ ﷺ نے جو طریقہ کار اختیار کیا وہ اعلیٰ ترین طریقہ کار ہے جس کو منہج انقلاب نبوی ﷺ کہا گیا۔آپ ﷺ کے بعد یہی اعلیٰ مقصد اُمت مسلمہ کے کندھوں پر آ گیا اور اسی وجہ سے اس اُمت کو خیر اُمت قرار دیا گیا۔لیکن اس مقصد کو حاصل کرنے کے لیے اُمت کو طریقہ کار بھی منہج انقلاب نبوی ﷺ کی روشنی میں ہی اختیار کرنا پڑے گا۔اس لیے

مرتب: ابوابراہیم

کہ قرآن میں آپ ﷺ کی زندگی کو ہی ہمارے لیے اُسوۂ حسنہ قرار دیا گیا ہے۔

منہج انقلاب نبوی کے مراحل

1۔دعوت:یعنی انقلابی نظریہ کے ذریعے دعوت دینا جو باطل نظام کے ہر گوشہ پر تیشا بن کر گرے۔

2۔تنظیم : جو لوگ اس دعوت کے نتیجے میں میسر آجائیں انہیں بیعت سمع و طاعت کے مسنون طریقے سے ایک انقلابی جماعت کی صورت میں منظم کیا جائے۔

3۔تربیت: جو لوگ انقلابی جماعت میں آجائیں ان کی تعلیم و تربیت کا بھرپور اہتمام کرنا۔

4۔صبر محض: نظام باطل کی طرف سے اس دعوت کے نتیجے میں جو رد عمل ہو اس پر صبر کرنا۔

ان چار مراحل کا مطالعہ ہم نے گزشتہ شمارے میں کیا تھا۔آج ان شاءاللہ ہم منہج انقلاب نبوی ﷺ کی روشنی میں انقلاب کے تکمیل مراحل کا مطالعہ کریں گے۔

5۔اقدام:

انقلاب کا پانچواں مرحلہ اقدام ہے۔جسے آج کی اصطلاح میں Active resistance کہتے ہیں۔یہ مرحلہ تب آتا ہے کہ جب ایک انقلابی جماعت کی قیادت یہ محسوس کرے کہ ہمارے پاس اب مناسب تعداد میں لوگ موجود ہیں جو تن من دھن لگانے کے لیے تیار ہیں لہٰذا اب یہ جماعت رائج باطل نظام کو اپنے کسی اقدام سے چھیڑے گی۔ بالخصوص اجتماعی نظام کے تین گوشوں (سیاسی، معاشی اور معاشرتی) میں سے کسی ایک کو چھیڑا جائے گا اور مقابلے کے لیے باہر نکالا جائے گا۔یہ بات ذہن میں رکھیں کہ باطل نظام کو چھیڑنے والے یا اس میں ارتعاش پیدا کرنے والے انقلابی ہی ہوا کرتے ہیں۔وہی یہ قدم اٹھاتے ہیں۔ان پانچوں مرحلوں کی تعبیر علامہ اقبال مرحوم نے اپنے اس شعر میں بہت عمدہ طریقے سے کی ہے۔

بانشۂ درویشی در ساز و دما دم زن
چوں پختہ شوی خود را بر سلطنت جم زن

پہلے حصے میں اقبال نے انقلاب کے چار مراحل کو بیان کیا کہ جب تک انقلابی جماعت کے پاس مقابلے کے لیے مطلوبہ تعداد نہ ہو تو اس وقت درویشی کی صفت اختیار کرنی چاہیے۔یعنی دعوت دیے جاؤ،اپنے آپ کو منظم کیے جاؤ،تعداد میں اضافہ کیے جاؤ،صبر محض کی پالیسی اختیار کیے رکھو۔ پھر جب تم پختہ ہو جاؤ یعنی اتنی معتد بہ تعداد تمہارے پاس آجائے اور تم سمجھو کہ اب فتح کا غالب امکان ہے تو اس وقت اپنی پوری قوت کو نظام باطل سے ٹکرا

دو۔ اقدام کا مرحلہ بڑا اہم اور حساس ہوتا ہے۔ اگر انقلابی جماعت کی طرف سے یہ اقدام قبل از وقت عمل میں لایا گیا تو بھی تباہی اور بربادی ہے اور اگر وقت ہاتھ سے نکل جائے تو پھر بھی جماعت پر افسردگی طاری ہونا شروع ہوتی ہے۔ یعنی لوہا گرم تھا اس وقت اس پر ضرب نہیں لگائی تو ٹھنڈا ہو جانے پر ضرب کاری نہیں ہوگی۔ اس اعتبار سے نبی اکرم ﷺ کا معاملہ خصوصی نوعیت کا تھا۔ یعنی اللہ قدم قدم پر وحی کے ذریعے سے آپ ﷺ کی راہنمائی فرما رہا تھا۔ نبی کریم ﷺ کے کسی اجتہادی عمل پر اگر وحی نہیں آ رہی تھی تو یہ بھی اللہ کی طرف سے ایک تائید اور توثیق ہی کا معاملہ تھا۔ لیکن اب احیاء اسلام کی جو بھی تحریک برپا ہوگی اس کا معاملہ اجتہادی ہوگا۔ اجتہاد میں خطا کا امکان موجود ہے۔ اگر نیک نیتی سے اجتہادی غلطی ہو بھی جائے تو اس میں بھی اجر ہے اور اگر اس میں تکمیل کا معاملہ ہو جائے یعنی اجتہاد صحیح ہو جائے تو اس میں دہرا اجر ملتا ہے۔

نبی اکرم ﷺ کی زندگی میں جب ہجرت مدینہ ہو رہی تھی تو دوران ہجرت ہی اللہ کی طرف سے قتال کی اجازت آ گئی:

﴿اُذِنَ لِلَّذِيْنَ يُقٰتَلُوْنَ بِاَنَّهُمْ ظُلِمُوْا ۭ وَاِنَّ اللّٰهَ عَلٰي نَصْرِهِمْ لَقَدِيْرُ ۝﴾ (الحج:39) ''اب اجازت دی جا رہی ہے (قتال کی) ان لوگوں کو جن پر جنگ مسلط کی گئی ہے اس لیے کہ ان پر ظلم کیا گیا ہے۔ اور یقیناً اللہ ان کی نصرت پر قادر ہے۔''

پھر جب نبی اکرم ﷺ مدینہ پہنچے تو قتال کا حکم بھی آ گیا۔ اس کا مطلب یہ تھا کہ اب اقدام کا مرحلہ آ گیا ہے کیونکہ مسلمانوں کے پاس اتنی تعداد جمع ہو گئی تھی۔ چنانچہ مدینہ پہنچ کر نبی اکرم ﷺ نے مدینہ کے داخلی استحکام کے لیے سب سے پہلے تین کام کیے:

1۔ آپ ﷺ نے مسجد نبویؐ کی تعمیر فرمائی۔ مسجد نبوی جماعت صحابہؓ کی روحانی و عسکری تربیت گاہ کی حیثیت بھی رکھتی تھی۔ گویا یہ مسلمانوں کا پہلا بیس کیمپ تھا۔ اسی طرح یہ مسلمانوں کی پارلیمنٹ کی حیثیت بھی رکھتی تھی۔ نبی اکرم ﷺ یہیں فیصلے فرمایا کرتے تھے۔

2۔ مواخات: یہ وہ عظیم مواخات تھی جو نبی اکرم ﷺ نے مہاجر اور انصار بھائیوں کے درمیان قائم فرمائی۔ ان کو باہم شیر و شکر کر دیا۔ صحابہ کرامؓ نے اس ضمن میں بڑی بڑی قربانیاں پیش کیں جن کی تاریخ انسانی میں مثال تک نہیں ملتی۔

3۔ میثاق مدینہ: مدینہ میں یہودیوں کے تین قبائل آباد تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے ان کے ساتھ بھی ایک معاہدہ کر کے اس بات کو منوا لیا کہ اگر قریش مکہ کے ساتھ مسلمانوں کی جنگ ہوئی تو یہودی مسلمانوں کا ساتھ دیں گے یا پھر غیر جانبدار رہیں گے۔

اس کے بعد نبی اکرم ﷺ نے خارجی استحکام کے لیے مزید اقدام یہ اُٹھایا کہ قریش مکہ کے تجارتی قافلے جس راستے سے گزرتے تھے وہاں پر چھاپہ مار دستے بھیجنے شروع کر دیے۔ یعنی قریش کی معاشی ناکہ بندی فرمائی۔ آپ ﷺ نے تقریباً آٹھ ایسی مہمات روانہ کیں۔ ان میں سے چار باقاعدہ غزوات تھے جن میں آپ ﷺ خود بھی شریک ہوئے اور چار سرایہ تھے۔ یعنی ان میں آپ ﷺ خود شریک نہیں ہوئے تھے بلکہ کسی صحابیؓ کی کمان میں دستہ بھیجا تھا۔ ان دستوں کا کام یہ تھا کہ قریش کے تجارتی قافلوں کی ناکہ بندی کر کے انہیں یہ باور کرانا ہے کہ اب تم یہاں سے اتنی آسانی سے گزر نہیں سکتے۔ مقصد قریش کو مقابلے کے لیے اُبھارنا تھا۔

پھر نبی اکرم ﷺ نے مدینہ کے اطراف کے قبائل سے بھی معاہدہ کر لیا کہ جنگ کی صورت میں یا تو نیوٹرل رہو گے یا ہمارا ساتھ دو گے۔ یعنی آپ ﷺ نے قریش کی سیاسی ناکہ بندی کر دی۔ گویا اس مرحلے پر رسول اللہ ﷺ نے جارحانہ اقدام کر کے قریش کو مقابلے کے لیے نکالا ہے۔

6۔ مسلح تصادم:

انقلاب کا چھٹا مرحلہ باقاعدہ تصادم ہے۔ جب مسلح تصادم کا مرحلہ شروع ہو جائے تو پھر فریقین کے ہاتھ میں کچھ نہیں رہتا۔ اب حالات کے مطابق دو میں سے ایک نتیجہ نکلنا ہے۔ یعنی یا تخت ہوگا یا تختہ ہوگا۔ سیرت النبی ﷺ کو سامنے رکھیں تو غزوۂ بدر سن 2 ہجری کو ہوا۔ پھر 3 ہجری میں غزوۂ احد ہوا اور 5 ہجری میں غزوۂ احزاب ہوا۔ اور آخر میں 8 ہجری میں جا کر مکہ فتح ہوا اور اس کے ساتھ ہی سرزمین عرب پر اللہ کا دین غالب ہوا اور وہ نقشہ سامنے آیا جس کو قرآن نے ان الفاظ میں بیان کیا ہے:

﴿وَقُلْ جَاۗءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ ۭ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا ۝﴾ (بنی اسرائیل) ''اور آپ کہہ دیجیے کہ حق آ گیا اور باطل بھاگ گیا۔ یقیناً باطل ہے ہی بھاگ جانے والا۔''

7۔ توسیع و تصدیر:

جب انقلابی جماعت تصادم کے مرحلہ میں کامیاب و کامران ٹھہرتی ہے تو پھر ساتواں مرحلہ توسیع اور تصدیر کا آتا ہے۔ اصل میں یہ حقیقی انقلاب کا ایک ٹمس ٹیسٹ ہوتا ہے۔ حقیقی انقلاب کبھی بھی جغرافیائی سرحدوں کا پابند نہیں ہوتا، وہ کسی ایک دائرے میں محدود نہیں رہتا۔ وہ لازماً حدود سے باہر نکلتا ہے اور پھیلتا ہے۔ لوگوں کے قلوب اور اذہان کو اپنی گرفت میں لیتا ہے۔

فتح مکہ کے بعد نبی اکرم ﷺ نے دین کی توسیع و تصدیر کا آغاز کیا۔ چنانچہ سن 9 ہجری میں آپ ﷺ عرب سے باہر قیصر روم سے مقابلہ کے لیے 30 ہزار کا لشکر لے کر نکلے اور تبوک کے مقام پر مقابلہ ہوا۔ اس کے بعد یہ سلسلہ جاری رہا۔ یہاں تک کہ آپ ﷺ کے وصال کے لمحات میں بھی ایک لشکر روانگی کی تیاریوں میں تھا۔ آپ ﷺ کے وصال کے بعد بھی صحابہؓ نے اس اقدام کو جاری رکھا جس کے نتیجہ میں یہ دین پوری دنیا میں پھیلا۔

موجودہ دور میں تصادم کا مرحلہ

اس دور میں تصادم کے مراحل کس طرح طے ہوں گے اس حوالے سے ڈاکٹر اسرار احمدؒ نے کھل کر تجزیہ کیا ہے۔ وہ کہتے تھے کہ ابتدائی پانچ مراحل (دعوت، تنظیم، تربیت، صبر محض اور اقدام) میں موجودہ دور میں بھی کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوگی۔ یعنی نبی اکرم ﷺ نے یہ ابتدائی 5 مراحل جس طرح طے کیے ہیں وہ دور حاضر میں بھی اسی انداز سے طے ہوں گے۔ البتہ چھٹے مرحلے یعنی تصادم کے مرحلے میں موجودہ حالات کے مطابق اجتہاد کرنا پڑے گا۔ کیونکہ دور نبویؐ اور موجودہ حالات میں دو اہم فرق واقع ہوئے ہیں۔ پہلا فرق یہ ہے کہ دور نبویؐ میں آپ ﷺ کے مقابلے میں کفار تھے۔ وہ اللہ کے نافرمان تھے، اسلام کا انکار کرنے والے تھے۔ لہٰذا وہاں قتال کا حکم تھا۔ لیکن موجودہ دور میں سامنا کلمہ گو مسلمانوں سے ہے جو باطل نظام کے محافظ بنے ہوئے ہیں۔ ان کے ساتھ تصادم کے لیے علماء نے بڑی کڑی شرائط رکھی ہوئی ہیں۔ مثلاً یہ کہ اگر وہ حکمران کھلم کھلا کفر کا ارتکاب کر رہے ہوں تو پھر ان سے مسلح تصادم کیا جا سکتا ہے۔ دوسری شرط یہ ہے کہ مناسب اسباب کی فراہمی ہو اور فتح کا غالب امکان ہو تو پھر تصادم کیا جائے۔ اسی طرح نبوی دور اور موجودہ دور میں ایک فرق یہ بھی ہے کہ اُس زمانے میں دو طرفہ طور پر مقابلہ تلواروں اور نیزوں کے ذریعے ہوتا تھا لیکن موجودہ دور میں اسلحہ کے حوالے سے عدم توازن پیدا ہو چکا ہے۔ نبی اکرم ﷺ کے زمانے میں تعداد کا فرق ضرور تھا لیکن نوعیت کا فرق نہیں تھا۔ لیکن آج مسلمان نہتے ہیں جبکہ مخالف باطل نظام کے محافظ کلمہ گو مسلمانوں کے

پاس ٹرینڈ اور مسلح افواج موجود ہیں ۔اس بات کو سامنے رکھیں تو دوسری شرط پوری نہیں ہوتی۔ لہٰذا اب اس کا نعم البدل کیا ہے؟

اس کا متبادل بھی ڈاکٹر صاحبؒ نے ہمارے سامنے رکھا ہے کہ آج کے دور میں عمرانی ارتقاء جن مراحل میں ہے اس کی وجہ سے یہ گنجائش پیدا ہوگئی ہے کہ بغیر مسلح جنگ کے بھی حکومت تبدیل کی جاسکتی ہے ۔آج حکومت اور ریاست کے فرق کو شعوری طور پر تسلیم کرلیا گیا ہے ۔جس کے مطابق شہری ریاست کے وفادار ہوتے ہیں وہ حکومت کے وفادار نہیں ہوتے ۔اس لحاظ سے ہمارے سامنے اب دو راستے ہیں:

ایک الیکشن کا راستہ ہے جبکہ دوسرا احتجاجی تحریک کا راستہ ہے ۔لیکن ڈاکٹر صاحبؒ بڑے انشراح صدر کے ساتھ فرمایا کرتے تھے کہ الیکشن کے ذریعے نظام کو چلانے والے ہاتھ تبدیل ہوجاتے ہیں لیکن نظام تبدیل نہیں ہو سکتا۔ یعنی اگر ملک میں جاگیردارانہ نظام ہے تو الیکشن کے ذریعے جاگیردار ہی منتخب ہوکر آئے گا، اسی طرح اگر سرمایہ دارانہ نظام ہے تو پھر سرمایہ دار ہی منتخب ہوکر آئے گا۔

ہماری دینی سیاسی جماعتوں نے اس حوالے سے جو راستہ اختیار کیا ہے کہ الیکشن کی سیاست میں حصہ لے کر دین کو ایک سیاسی نعرہ کا درجہ دے دیا ہے تو اس کے نتیجے میں اسلام پوری قوم کی پشت پناہی سے محروم ہوکر چند سیاسی جماعتوں کا نعرہ بن کر رہ گیا۔ یہ ایک بہت بڑا المیہ ہے جس نے ہمارے ملک میں جنم لیا ہے۔ بانی محترم رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے کہ موجودہ دور میں ایک ہی راستہ باقی بچا ہے جو محمدی انقلاب ﷺ کی طرز پر ہے اور وہ یہ ہے کہ پُرامن منظم عوامی تحریک چلائی جائے ۔یعنی ایسے لوگوں کی ایک معتد بہ تعداد مہیا ہوجائے جو نہی عن المنکر اور صبر محض کے انداز میں کام کریں، جو یکطرفہ جنگ کرتے ہوئے اپنی جانیں دینے کے لیے تیار ہوں، یہ وہ لوگ ہوں جو خود پر اور اپنے گھروں پر دین کو نافذ کر چکے ہوں اور پھر سڑکوں پر آکر منکرات کے خلاف احتجاجی تحریک برپا کریں ۔پھر ان کے مظاہروں میں طرفہ تماشا نہ ہو جو کہ آج کے مظاہروں میں نظر آتا ہے کہ اپنی ہی املاک کو نقصان پہنچانا اور عوام الناس کو تکلیف پہنچانا وغیرہ۔ انقلابی تحریک حکومت پر اپنا موقف واضح کرے کہ ہم نے منکرات کے انسداد کے لیے آپ سے درخواستیں کیں، آپ کے سامنے ہاتھ جوڑے کہ آپ منکرات کو ختم کریں ۔سود، جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے خلاف اعلان جنگ ہے اور اس کفر کے نظام کو آپ نافذ کیے ہوئے ہیں، اسی طرح بے حیائی اور فحاشی کو عام کر رہے ہیں۔ ہم نے بار بار درخواست کی کہ آپ ان منکرات کو ختم کریں لیکن آپ نے ہماری درخواستوں پر عمل نہیں کیا حالانکہ ہمارا یہ مطالبہ آئینی تھا۔ لہٰذا اب ہم یہاں سے اپنے دینی و آئینی مطالبات منوائے بغیر اُٹھیں گے نہیں ۔لیکن یہ احتجاجی تحریک منظم اور پُرامن ہو تب نتائج انقلابی جماعت کے حق میں جائیں گے ۔بہرحال اس اقدام کے تین ممکنہ نتائج سامنے آسکتے ہیں:

1۔ پہلا نتیجہ یہ سامنے آسکتا ہے کہ حکومت وقت ان مظاہروں کے نتیجے میں پسپا ہوجائے، انقلابی تحریک کے مطالبات کو تسلیم کرلے اور منکرات کو ختم کرنے کے لیے حامی بھرلے۔ یہ سب سے بہتر نتیجہ ہوگا۔

2۔ دوسرا نتیجہ یہ ہوسکتا ہے کہ حکومت اپنی انا کا مسئلہ بنالے اور اسلامی تحریک کو کچلنے کی کوشش کرے۔ اس صورت میں اگر تحریک ثابت قدم رہے اور انقلابی کارکن ڈٹ جائیں تو فوج کتنوں کو مارے گی؟ بالآخر ایک وقت آئے گا کہ فوج جواب دے دے گی کہ یہ مظاہرین تو ہمارے اپنے لوگ ہیں، اپنے ہم مذہب اور وہم وطن ہیں، ہمارے رشتہ دار ان میں موجود ہیں بلکہ اس سے بڑھ کر یہ خود ہاتھ نہیں اٹھا رہے اور پُرامن طور پر اپنی آئینی مطالبات کر رہے ہیں۔ لہٰذا ایک وقت آئے گا کہ فوج ہاتھ اٹھا لے گی اور پھر اس کا نتیجہ یہ نکلے گا کہ حکومت کا تختہ الٹ جائے گا اور تحریک کامیاب ہوجائے گی۔ ڈاکٹر صاحب ایران کے انقلاب کی مثال دیتے تھے کہ عوام نے جانیں دیں، کئی ہزار لوگوں کی جانیں اس میں گئیں۔ فوج نے باقاعدہ گولیاں چلائیں لیکن ایک وقت آیا کہ فوج نے گولیاں چلانے سے انکار کردیا کہ ہمارے ہی لوگ ہیں اور پھر شاہ کو چور دروازے سے بھاگنا پڑا۔ پاکستان میں بھی اس طرح کی مثالیں موجود ہیں۔ ناموس رسالت کے قانون میں جب حکومت نے ترمیم کی اور اس کے خلاف ایک تحریک برپا ہوئی، لاکھوں کی تعداد میں لوگ سڑکوں پر آئے ہیں، پُرامن مظاہرے ہوئے ہیں اور حکومت کو پسپا ہونے پر مجبور کیا۔ یہی آج کے دور میں تصادم کا مناسب طریقہ کار ہے۔

3۔ تیسرا ممکنہ نتیجہ یہ بھی ہوسکتا ہے کہ حکومت وقت اس تحریک کو مکمل طور پر کچلنے میں کامیاب ہوجائے لیکن اس صورت میں بھی جن تحریکیوں نے جانی و مالی قربانیاں دی ہوں گی وہ ہرگز ضائع نہیں جائیں گی۔

یہ واضح رہنا چاہیے کہ ہم نظام کو بالفعل بدلنے کے مکلف نہیں ہیں بلکہ اس کے لیے کوشش کے مکلف ہیں۔ یہی قرآن کا تقاضا ہے:

﴿اَنْ اَقِیْمُوا الدِّیْنَ وَلَا تَتَفَرَّقُوْا فِیْهِ ط﴾ (الشوریٰ:13)

’’کہ قائم کرو دین کو۔ اور اس میں تفرقہ نہ ڈالو‘‘

اگر یہ کوشش کامیابی سے ہمکنار ہوجائے تو بہت اچھا، لیکن اگر کامیاب نہ بھی ہو تو اس میں بھی تحریکیوں کی کامیابی ہے کہ انہوں نے اپنی طرف سے ایک دینی فریضہ ادا کر دیا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ان مراحل میں اپنا تن من دھن قربان کرنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمین!

حاصل کلام: آج پوری امت مسلمہ کی زبوں حالی عذاب الٰہی کی وجہ سے ہے۔ اللہ تعالیٰ کے عذاب مختلف صورتوں میں ہمارے سروں پر آرہے ہیں۔

اس وجہ سے کہ اس زمین پر ہم اللہ تعالیٰ کے نمائندے ہیں، دین ہمیں ملا، ہم نبی اکرم ﷺ کے امتی ہونے کے دعوے دار ہیں، قرآن ہماری طرف نازل کیا گیا لیکن ہم اللہ کی نمائندگی کا حق ادا نہیں کر رہے بلکہ ہماری اکثریت انسانیت کو دین سے دور کر رہی ہے۔ لہٰذا ان عذابوں سے نکلنے کا حل صرف ایک ہی ہے کہ ہم کم ازکم دنیا کے کسی ایک ملک میں صحیح طرز پر وہ انقلاب برپا کردیں جس کے حوالے سے امام دارالہجرت امام مالک کا قول ہے کہ:

لایصلح آخر هذه الامة الا بما صلح به اولها

’’امت کے آخری حصے کی اصلاح نہیں ہوسکے گی مگر اسی طریقے پر جس پر اس امت کے پہلے حصے کی اصلاح ہوئی تھی۔‘‘ یعنی خلافت علیٰ منہاج النبوۃ کی طرز پر ہی اس امت کی اصلاح ہوگی۔ لہٰذا ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم نبی ﷺ کے اُمتی ہونے کے بنیادی تقاضا کو سمجھیں، اپنی فکر کو مضبوط کریں اور پھر اپنے اس دینی تقاضے یعنی اقامت دین کی جدوجہد کو بھرپور طریقے سے ادا کرنے کے لیے ایک جماعت کا حصہ بن کر اپنا کردار ادا کریں۔ آمین!

ضرورت رشتہ

☆ رفیق تنظیم کو اپنی بیٹی، عمر 26 سال، تعلیم ڈبل ایم۔اے (ایجوکیشن+اردو)، صوم وصلوٰۃ کی پابند کے لیے دینی عقیدہ (مواحد) کی بنیاد پر ترجیحاً سرگودھا شہر اور اس کے مضافات سے تعلیم یافتہ، برسر روزگار بیٹے کا رشتہ درکار ہے۔ ذات پات کی کوئی قید نہیں، والدین رابطہ فرمائیں۔

برائے رابطہ: 0305-7424397

امیر تنظیم اسلامی کا پیغام
رفقائے تنظیم اسلامی کے نام

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَحْدَہٗ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنْ لَّا نَبِیَّ بَعْدَہٗ

رفقاءِ محترم! یہ خوش کن خبر آپ تک پہنچ چکی ہوگی کہ ماہِ نومبر کے وسط میں تنظیم اسلامی کا سالانہ اجتماع حسب سابق تنظیم کی مرکزی اجتماع گاہ بہاول پور میں منعقد ہو رہا ہے' ان شاء اللہ۔ سالانہ اجتماع عام دیگر انجمنوں یا جماعتوں کے لیے چاہے کچھ بھی مفہوم رکھتے ہوں' نظریاتی جماعتوں بالخصوص انقلابی تحریکوں کے لیے یقیناً اہم سنگ ہائے میل کی حیثیت رکھتے ہیں۔

الحمدللہ ہماری اجتماعیت کی بنیاد اصلاً اللہ کی رضا اور آخرت کی فلاح کے حصول پر استوار ہے۔ یہ تنظیم جملہ دینی فرائض کی انجام دہی اور خاص طور پر اقامت دین یا اسلامی انقلاب کے لیے بیعت ہجرت و جہاد فی سبیل اللہ اور سمع وطاعت فی المعروف پر مبنی اصولی اسلامی انقلابی جماعت ہے اس قافلے کا رخ **لیظھرہ علی الدین کلہ** اور **یکون الدین کلہ للہ** کی جانب ہے۔

تنظیم اسلامی کسی نئی جدوجہد کی نقیب نہیں ہے بلکہ یہ برعظیم پاک و ہند میں گزشتہ 400 سالہ تجدیدی مساعی کی امین ہے اور غلبہ واقامت دین کے لیے برسرپیکار تحریکوں کے تسلسل کا ایک حصہ ہے۔ مختلف راستوں کا سفر طے کرتے ہوئے یہ مشعل ''اولمپک ٹارچ'' اس وقت تنظیم اسلامی کے پاس ہے۔ حبِ عاجلہ سے دامن بچاتے ہوئے غلبہ واقامت اور اعلائے کلمۃ اللہ کے لیے منہج انقلاب نبوی ﷺ پر بڑھتے چلے جانا اور انتخابی سیاست کی بھول بھلیوں سے دامن بچاتے ہوئے اسلامی انقلابی جدوجہد کا جھنڈا بلند کیے رکھنا تنظیم کی بہت بڑی کامیابی ہے۔ **فللہ الحمد والمنہ**

رفقائے محترم! آپ حضرات انتہائی خوش قسمت ہیں جن کو اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے **ھواجتباکم** کے مصداق اپنے دین کی خدمت کے لیے چن لیا ہے۔ بقول شاعر:

منت منہ کہ خدمت سلطاں ہمی کنی
منت شناس ازو کہ بخدمت بداشتت

حقیقت یہ ہے کہ میں نے اور آپ سب نے **وربك فكبر** کا نعرہ بلند کر کے شہادت گہ الفت میں قدم رکھ دیا ہے۔ لیکن جان لیجیے کہ ہم جس راہ کے مسافر ہیں اس راہ میں فقر وفاقہ بھی دامن گیر ہو سکتا ہے اور تکالیف بھی' ہجرت کا مرحلہ بھی آ سکتا ہے اور مراحل جہاد میں سر ہتھیلی پر رکھ کر میدان میں آ کر اپنے خون سے حق کی شہادت دینے کی سعادت بھی۔ بقول اقبال:

مقامِ بندگی دیگر مقامِ عاشقی دیگر
زنوری سجدہ می خواہی زخاکی بیش ازاں خواہی
چناں خود را نگہ داری کہ با ایں بے نیازی ہا
شہادت بر وجودِ خود زخونِ دوستاں خواہی!

رفقائے محترم! آج ہم تاریخ کے اس دوراہے پر کھڑے ہیں جہاں پر آنے والا ہر دن پوری نوع انسانی کو جیو ورلڈ آرڈر یعنی پوری دنیا پر دجال کی حکمرانی کی طرف لے کر جا رہا ہے۔ ابلیسی قوتیں اور ان کے آلہ کار **انا ربکم الاعلیٰ** کا نعرہ لگا رہے ہیں اور اپنے ناپاک ایجنڈے کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لیے سرگرم عمل ہیں اور پوری دنیا میں بلا استثناء ہر جگہ مسلمان ہی بدترین ظلم وستم کا نشانہ بن رہے ہیں۔ بقول شاعر ع ''ہو گیا مانند آب ارزاں مسلمان کا لہو!'' شام ہو' فلسطین ہو' کشمیر ہو یا دوسرے بلاد اسلامیہ ہر جگہ ع ''برق گرتی ہے تو بے چارے مسلمانوں پر'' کا سماں ہے۔ بہرحال ایک طرف مسلمانوں کے ازلی دشمن یہود اپنے ایجنڈے کو بڑی تیزی سے پورا کرتے ہوئے گریٹر اسرائیل کی طرف بڑھ رہے ہیں تو دوسری طرف ہندوستان میں آر ایس ایس اور اس کا سیاسی ونگ بی جے پی اسرائیل وامریکہ کی مدد سے پاکستان کے خاتمے اور اکھنڈ بھارت کے خواب دیکھ رہے ہیں۔ اسی طرح داخلی لحاظ سے ہم جس تشتت وانتشار کا شکار ہیں وہ کسی بھی صاحب فہم وذکاء سے پوشیدہ نہیں۔

اندریں حالات ع ''علاج اس کا وہی آب نشاط انگیز ہے ساقی'' کے مصداق ہمارے لیے واحد راستہ انفرادی واجتماعی توبہ کا ہے۔ یعنی ذاتی انفرادی زندگی میں **ادخلوا فی السلم کافۃ** کے تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے باہم منظم ہو کر **وجاھدوا فی اللہ حق جھادہ** کے مصداق جہاد فی سبیل اللہ کے جملہ مدارج ومراحل طے کرتے ہوئے پاکستان میں دین حق کا قیام اور قرآن وسنت کی کامل بالادستی کو یقینی بنانا۔ واضح رہے کہ جملہ دینی فرائض کی بجاآوری نہ صرف ہماری نجات اُخروی کے لیے ضروری ہے بلکہ پاکستان کی بقا اور استحکام کے لیے بھی ناگزیر ہے۔

رفقائے محترم! امسال سالانہ اجتماع دعوت فکرِ اسلامی مہم (یکم اگست تا 31 اکتوبر 2019ء) کے اختتام پر منعقد ہو رہا ہے' گویا اس مہم کے تکملہ وتتمہ کی حیثیت رکھتا ہے۔ اس لحاظ سے اس اجتماع میں ان شاء اللہ العزیز' فکر تنظیم کے مختلف گوشوں پر تفصیلی گفتگو بھی ہوگی اور اس کے ساتھ ساتھ اپنے بنیادی اور اساسی مقاصد کا واضح شعور بھی رفقاء واحباب کے قلوب واذہان میں واضح اور اجاگر ہو کر سامنے آ سکے گا۔ یوں ان مقاصد کے حصول کے لیے جدوجہد کے مختلف گوشوں کو فکری وعملی اعتبار سے سمجھنے کا موقع ملے گا۔ لہٰذا اس مہم کے نتیجے میں جو احباب تنظیم سے قریب آئے ہوں ان کے ہمراہ شرکت کا اہتمام کیجیے۔ بیعت سمع وطاعت کے تقاضوں کو پورے طور پر ملحوظ رکھیے اور اس ضمن میں طبیعت کے کسی کسل' شیطان کی کسی چال اور علائق دنیوی کے کسی بندھن کو رکاوٹ نہ بننے دیں۔ بقول شاعر:

واپس نہیں پھیرا کوئی فرمان جنوں کا
تنہا نہیں لوٹی کبھی آواز جرس کی
خیریت جاں راحتِ تن صحت داماں
سب بھول گئیں مصلحتیں اہل ہوس کی

لہٰذا تمام رفقائے تنظیم سے میری گزارش ہے کہ وہ پورے جوش وولولے اور ایک عزم نو لیے ہوئے اس اجتماع میں شریک ہوں اور اس خداداد موقع سے کماحقہ فائدہ اٹھاتے ہوئے ع ''اٹھ کہ خورشید کا سامان سفر تازہ کریں'' کے جذبے کے ساتھ غلبہ واقامتِ دین کے اس مبارک مشن کو تیز کرنے کے ایک ولولہ تازہ کے ساتھ اجتماع گاہ سے رخصت ہوں۔

اللہ تعالیٰ ہمارا حامی وناصر ہو!

احقر **عاکف سعید** عفی عنہ

JUI-F کے مارچ کو جس طرح میڈیا اُٹھا رہا ہے اگر خدانخواستہ کوئی تصادم ہوگیا تو خدشہ ہے کہ اس سے امریکہ اور دوسری دشمن طاقتیں اپنا مقصد حاصل کریں گی اور حالات خراب ہونے پر مدارس کے اوپر بھی کریک ڈاؤن ہوگا: آصف حمید

پاکستان اسلام کے نام پر قائم ہوا اور اس کا آئینی نام اسلامی جمہوریہ پاکستان ہے۔ لیکن بدقسمتی سے 72 سال گزر چکنے کے بعد اب ہمیں نظر آرہا ہے کہ پاکستان نہ اسلامی ہے اور نہ جمہوری ہے: نعیم اختر عدنان

آزادی مارچ: خدشات اور خطرات کے موضوع پر

حالاتِ حاضرہ کے منفرد پروگرام "زمانہ گواہ ہے" میں معروف دانشوروں اور تجزیہ نگاروں کا اظہار خیال

میزبان: وسیم احمد

سوال: کیا مولانا فضل الرحمان کا لانگ مارچ موجودہ حالات میں ملکی مفاد میں ہے؟

آصف حمید: سب سے پہلے میں دعا کرنا چاہتا ہوں کہ ((اَللّٰھُمَّ اَرِنَا الْحَقَّ حَقًّا وَّارْزُقْنَا اتِّبَاعَہٗ وَاَرِنَا الْبَاطِلَ بَاطِلًا وَّارْزُقْنَا اجْتِنَابَہٗ)) ''اے اللہ! ہمیں حق بھی دکھا اور حق کا حق ہونا بھی دکھا اور باطل بھی دکھا اور باطل کا باطل ہونا بھی ہم پر واضح فرما۔''

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ دین تو نام ہی خیر خواہی، وفاداری اور خلوص واخلاص کا ہے۔ پوچھا گیا اے اللہ کے رسول ﷺ! دین خیر خواہی تو ہے مگر وہ خیر خواہی اور خلوص واخلاص کس کے ساتھ اور کس کے لیے ہے؟ اس کے جواب میں آپؐ نے فرمایا: ''اللہ کے لیے، اُس کی کتاب کے لیے، اُس کے رسول کے لیے، مسلمانوں کے اماموں کے لیے اور عام مسلمانوں کے لیے۔'' (بخاری)

سربراہ حکومت، آرمی چیف، علماء، اور اداروں کے سربراہ سب کے سب آئمۃ المسلمین میں شامل ہیں۔ اور ہم ان کو نصیحت کرتے رہیں گے۔ ڈاکٹر اسرار احمدؒ اور تنظیم اسلامی نے جب بھی حالاتِ حاضرہ پر گفتگو کی یا اربابِ اختیار کو مشورے دیے تو ان کے پیشِ نظر صرف ان کی خیر خواہی تھی۔ اس خیر خواہی کا تقاضا ہے کہ اربابِ اختیار میں سے کوئی بھی اگر اچھا کرے تو اسے اچھا کہا جائے اور اگر ان میں سے کوئی بھی برا کرے تو اسے کہا جائے کہ آپ نے غلط کیا ہے۔ لیکن ہمارے ہاں ایک عجیب تصور یہ پروان چڑھ گیا ہے کہ اگر آپ کسی کی اچھائی بیان کرتے ہیں تو باقاعدہ لیبل لگا دیا جاتا ہے کہ آپ فلاں کے ساتھ ہیں اور اگر کسی کے غلط کام کو برا کہا جائے تو آپ پر مخالفت کا لیبل لگا دیا جاتا ہے۔ مولانا فضل الرحمان اور عمران خان دونوں اس ملک کی معروف شخصیات ہیں اور اپنی اپنی جماعت کے قائد ہیں۔ ہم اس پلیٹ فارم سے ان کو جو بھی مشورہ دیں گے وہ خیر خواہی کے جذبے کے تحت دیں گے۔ اگر کوئی لیبل لگاتا ہے تو یہ اس کا اپنا فعل ہے۔ اگر عمران خان کوئی برائی کرے گا تو ہم اس کو برا کہیں گے اور اگر اچھائی کرے گا تو ہم اس کو اچھا ضرور کہیں گے اور یہی تنظیم اسلامی کی ہمیشہ سے روایت رہی ہے۔ مولانا فضل الرحمان کا دھرنے کے حوالے سے موقف یہ رہا ہے کہ عمران خان کی حکومت

مرتب: محمد رفیق چودھری

ایمپائر کی مرضی سے آئی ہے، وہ عوام کے ترجمان نہیں ہیں بلکہ وہ یہودی ایجنٹ ہیں اور یہ کہ اسٹیبلشمنٹ نے زبردستی مجھے الیکشن میں ہرا کر سائیڈ پر کیا ہے۔ لہٰذا اس حکومت کو گرانا ضروری ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ پوری دنیا میں حکومت بنانے میں اسٹیبلشمنٹ کا کردار ہوتا ہے، پاکستان میں تھوڑا زیادہ ہے۔ دنیا میں کوئی بھی حکومت اسٹیبلشمنٹ کی مخاصمت کے ساتھ نہیں بنتی بلکہ اس سے مفاہمت کے ساتھ ہی بنتی ہے۔ تاریخ سے ظاہر ہے کہ 1988ء میں جب IJI بنی تو اس کے حوالے سے اُس وقت کے ISI کے چیف مرحوم جنرل حمید گل نے خود کہا تھا کہ یہ ہم نے بنائی ہے۔ اسی طرح مشرف دور میں MMA بنی تو اس کے پیچھے بھی ایسے ہی ایمپائرز کے ہاتھ تھے جس کی وجہ سے ان کی حکومت KPK اور بلوچستان میں بنی۔ مولانا فضل الرحمان صرف سیاسی راہنما نہیں ہیں بلکہ ایک دینی راہنما بھی ہیں۔ اگر وہ کوئی تحریک یا دھرنا برپا کرتے ہیں تو ہم خواہی نخواہی ان کے ساتھ دین کو جوڑتے ہیں اور مغرب یہ جانتا ہے کہ وہ دین اسلام کا جس قدر خوفناک تصور دنیا کے سامنے پیش کر سکے اس میں اتنی ہی اس کی کامیابی ہے۔ اس وقت مولانا کی جو دھرنا کے حوالے سے تیاریاں ہیں ان کو میڈیا اس انداز سے پیش کر رہا ہے کہ جمعیت علمائے اسلام کے عسکری ونگ انصار الاسلام کو بہت نمایاں کر رہا ہے، وہ دکھا رہا ہے کہ یہ لٹھ بردار علیحدہ لباس میں ملبوس ہیں، ان کے ڈنڈوں پر رنگ ہو رہا ہے اور ان کے محافظوں نے مولانا کو گارڈ آف آنر پیش کیا ہے۔ یہ وہ چیزیں ہیں جو بظاہر دیکھنے میں اچھی لگتی ہے لیکن ان چیزوں کو مغرب یہ ثابت کرنے کے لیے بعد میں استعمال بھی کر سکتا ہے کہ پاکستان میں ابھی بھی بنیاد پرست موجود ہیں جو عین اسلام آباد میں بیٹھے ہوئے ہیں۔ لہٰذا پاکستان کے نیوکلیئر اثاثے محفوظ نہیں ہیں۔ ہمیں یہ ذہن میں رکھنا چاہیے پاکستان کا نیوکلیئر پروگرام اسرائیل، امریکہ اور بھارت کو ایک نظر نہیں بھاتا۔ بہر حال پُرامن احتجاج ہر ایک کا حق ہے۔ دوسری طرف کشمیر کے مسئلے پر پاک بھارت کشیدگی پہلے سے موجود ہے۔ اگر خدانخواستہ اس مارچ کو دہشت گردی کے ذریعے سبوتاژ کرنے کی کوشش کی گئی تو اس کا فائدہ بیرونی قوتوں کو ہوگا لہٰذا اس وقت یہ مارچ مفید نہیں ہے۔

سوال: عمران خان نے اپوزیشن کو پارلیمنٹ میں دھرنے کا چیلنج دیا تھا اور کہا تھا کہ ہم مولانا کو کنٹینر بھی دیں گے اور کھانا بھی دیں گے لیکن عمل بالکل اس کے برعکس نظر آرہا ہے کیا یہ اپنے وعدے اور جمہوری روایات کی خلاف ورزی نہیں؟

نعیم اختر عدنان: عمران خان نے جتنے بھی

وعدے کیے ہیں ان میں سے صرف ایک وعدہ پورا کیا ہے کہ اپوزیشن کے راہنماؤں کو گرفتار کر کے جیلوں میں بند کیا ہے۔ اس کے علاوہ ان کا کوئی وعدہ پورا نہیں ہوا۔ بلکہ وہ خود اس بات کا فخریہ اظہار کرتے ہیں کہ میں یوٹرن کی وجہ سے وزیر اعظم بنا ہوں۔

سوال: آزادی مارچ کے حوالے سے مولانا اپنا موقف بار بار تبدیل کر چکے ہیں۔ پہلے ان کا موقف تھا کہ ہر صورت میں دھرنا اور لاک ڈاؤن ہوگا۔ اب صرف مارچ کا کہتے ہیں۔ ان کی اصل نیت کیا ہے؟

آصف حمید: اصل میں مولانا عمران خان پر بیخ پا اس لیے ہیں کہ ان کو KPK میں عمران خان نے سیاسی طور پر شکست دی ہے۔ وہ جانتے ہیں کہ عمران خان کسی کی مدد کے بغیر اقتدار میں نہیں آسکتے تھے لہٰذا وہ چاہتے ہیں کہ سیاست میں اسٹیبلشمنٹ کے کردار کو کسی طرح کم کیا جائے۔ اس کے لیے وہ دوسری اپوزیشن جماعتوں کے ساتھ مل کر کوشش کر رہے ہیں۔ اس کے علاوہ مولانا تحفظ ناموس رسالت کا معاملہ بھی اٹھا رہے ہیں لیکن سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جب آسیہ بی بی کی رہائی کا معاملہ ہوا، جب ممتاز قادری کو سزا دی گئی اور جب نواز شریف کے دور میں آئین سے ناموس رسالت کی شق کو نکالا گیا تو اس وقت انہوں نے یہ معاملہ کیوں نہیں اٹھایا؟ حالیہ دنوں میں تو عمران خان نے بھی ناموس رسالت کے معاملے پر اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں اپنا موقف کھل کر بیان کیا۔ اصل میں مولانا چاہتے ہیں کہ ملک کی سیاست میں ان کا ایک کردار رہے اور دین کے معاملات میں بھی ان کا ایک رول رہے۔

سوال: آزادی مارچ کے موقع پر حکومت کی طرف سے پکڑ دھکڑ اور رکاوٹیں ڈالنے کا عمل ملک میں انتشار کا سبب نہیں بنے گا؟

نعیم اختر عدنان: اگر ہم حکومت مخالف احتجاجوں کی تاریخ پر نظر ڈالیں تو ہمیشہ ان میں خرابی کا معاملہ دوطرفہ ہوتا ہے۔ حکومت بھی احتجاج کرنے والوں کو پوری طرح احتجاج نہیں کرنے دیتی اور دوسری طرف احتجاج کرنے والے بھی اپنی آئینی حدود کے اندر نہیں رہتے۔ تازہ اطلاع یہی ہے کہ حکومت نے اجازت دے دی ہے لیکن جب یہ احتجاج ہوگا تو تب پتا چلے گا کہ کیا صورت حال ہوتی ہے۔

آصف حمید: حکومت نے کہا ہے کہ قانون کی حدود میں رہتے ہوئے آپ آزادی مارچ کر سکتے ہیں۔ اگر ہم یہاں دھرنے کی تاریخ کا جائزہ لیں تو ایک دھرنا قاضی حسین احمد مرحوم کا تھا جس کے نتیجے میں صدر فاروق لغاری نے بے نظیر کی حکومت ختم کی تھی۔ اس میں قاضی صاحب زخمی بھی ہوئے تھے۔ پھر پیپلز پارٹی کے دور میں علامہ طاہر القادری نے دھرنا دیا۔ انہوں نے کنٹینر میں بیٹھ کر پیپلز پارٹی کی حکومت کو یزیدی کہا اور اپنے آپ کو حسینی لشکر کہا۔ لیکن جب حکومت کا وفد ان سے ملاقات کے لیے گیا تو قادری صاحب کی خوشی کا کوئی عالم نہیں تھا اور انہوں نے دھرنا ختم کر دیا۔ ہم سوچ رہے تھے کہ دین کے حوالے سے کچھ تو ہوگا لیکن کچھ بھی نہیں ہوا۔ پھر نون لیگ کے دور حکومت میں قادری صاحب اور عمران خان نے مل کر دوبارہ دھرنا دیا جس میں وہ 126 دن بیٹھے رہے، کاروبارِ زندگی

> یہاں جب بھی مذہبی کارڈ استعمال ہوا ہے تو اس کا فائدہ دین کو نہیں ہوا بلکہ غیر مذہبی قوتوں نے ہی اس کا فائدہ اُٹھایا ہے لہٰذا ہم یہی کہیں گے کہ اگر مولانا فضل الرحمان مذہبی کارڈ استعمال کر رہے ہیں تو وہ صرف مذہب کے لیے استعمال کریں۔

مفلوج رہا اور پاکستان کا نقشہ دنیا کے سامنے بہت عجیب انداز میں پیش ہوا۔ اس دھرنے سے بھی کچھ حاصل نہ ہوا، نہ وہ حکومت گرا سکے اور نہ اپنے مطالبات منوا سکے۔ اب جو دھرنا ہو رہا ہے اس میں اگر پکڑ دھکڑ ہوئی تو نقصان عوام اور ریاست دونوں کا ہوگا۔ دوسری طرف اس وقت پاکستان انٹرنیشنل لیول کے اوپر معاشی جنگ لڑ رہا ہے۔ حالیہ اطلاعات کے مطابق FATF نے پاکستان کے اقدامات کو دیکھتے ہوئے اسے فروری تک بدستور گرے لسٹ میں رکھا ہوا ہے۔ لیکن اب یہ دھرنا اور انتشار ممکن ہے ایسی صورت حال پیدا کر دے جس سے ملکی معیشت کو نقصان پہنچے گا یا بھارت اور امریکہ کوئی تخریب کاری کروا کے کوئی اور فائدہ حاصل کرنے کی کوشش کریں گے۔ یقیناً مولانا بھی حالات کی نزاکت کو سمجھتے ہوں گے اور وہ کوئی نہ کوئی بہتر راستہ نکالیں گے۔

سوال: کیا مولانا فضل الرحمان کا آزادی مارچ سپانسرڈ ہے؟

نعیم اختر عدنان: مولانا انتخابات کے بعد سے انتخابی نتائج کو تسلیم کرنے کے لیے تیار نہیں ہیں۔ انہوں نے اپنے اس موقف کو دوسری اپوزیشن جماعتوں کے سامنے بھی رکھا لیکن انہوں نے مولانا کا ساتھ نہیں دیا۔ مولانا نے اپنے احتجاج کا نام جو آزادی مارچ رکھا ہے اس پر بھی ہمیں غور کرنا چاہیے کہ آخر وہ کس سے آزادی چاہتے ہیں؟ اصل میں مولانا کا خیال ہے کہ ہمارے ہاں جو حکومتیں بنتی ہیں ان میں اسٹیبلشمنٹ کا گہرا ہاتھ ہوتا ہے۔ اس لیے انہوں نے اس کو خلائی مخلوق کہا۔ کسی نے سلیکٹرز کہا، کسی نے ایمپائر کہا۔ چونکہ مولانا اس وقت خود گراؤنڈ سے باہر ہیں تو میرا خیال ہے کہ وہ موجودہ جمہوری سیٹ اپ کے لیے خودکش بمبار سیاستدان کا کردار ادا کر رہے ہیں جس سے لگتا ہے کہ وہ سپانسرڈ نہیں ہیں۔

سوال: کیا مولانا مذہبی کارڈ استعمال کر رہے ہیں؟

آصف حمید: مذہبی کارڈ تو عمران خان بھی ریاست مدینہ کے حوالے سے استعمال کر رہے ہیں۔ لیکن بدقسمتی سے ان کی اپنی ٹیم اس حوالے سے ان کا ساتھ نہیں دے رہی۔ ایک کارڈ بھٹو نے کھیلا تھا: روٹی، کپڑا اور مکان۔ اگرچہ وہ نعرہ بھی محض ایک کارڈ ہی ثابت ہوا لیکن وہ عوام میں کلک ضرور ہوا۔ پھر جنرل ضیاء الحق بھی نفاذ اسلام کا کارڈ کھیلتے رہے، ان کی تقاریر میں یہ چیز بہت نمایاں تھی۔ مذہبی کارڈ استعمال کرنا برا نہیں ہے لیکن اس کی آڑ میں کوئی اپنا ذاتی مقصد حل کر جائے تو یہ نہیں ہونا چاہیے۔ جیسے پی این اے کی تحریک کا معاملہ ہوا تھا کہ تحریک نظام مصطفیٰؐ کے لیے چلی لیکن نتیجے میں فوج نے حکومت پر قبضہ کر لیا۔ حالانکہ تمام سیکولر اور دینی جماعتیں اکٹھی تھیں اور لوگوں نے جوش وولولہ میں جانیں تک دیں۔ مولانا اگر مذہبی کارڈ استعمال کرتے ہیں تو کوئی اچنبھے کی بات نہیں ہے کیونکہ ان کے سارے کارکن مذہبی حوالے سے ان کے ساتھ ہیں، وہ مدارس کے طلبہ ہیں لیکن مجھے خوف ہے کہ ان کی سرگرمیوں سے مغرب اپنا کوئی فائدہ نہ اُٹھا لے۔ یہاں مذہبی کارڈ جب بھی استعمال ہوا ہے اس سے مذہب کو کوئی فائدہ نہیں ہوا اور نہ دین کی کوئی خدمت ہو سکی بلکہ اس کا فائدہ ہمیشہ اغیار نے اٹھایا ہے۔ ہم یہی کہیں گے کہ اگر مولانا مذہبی کارڈ استعمال کر رہے ہیں تو وہ صرف مذہب کے لیے استعمال کریں۔ ڈاکٹر اسرار احمدؒ یہ سمجھتے تھے کہ دینی جماعتوں نے الیکشن کی سیاست میں آ کر اپنا مقصد کھوٹا کر لیا ہے۔ اسی لیے تنظیم اسلامی نے کبھی بھی الیکشن کی سیاست میں حصہ نہیں لیا بلکہ ڈاکٹر صاحب نے ہمیشہ اس

کی مخالفت بھی کی ہے کیونکہ وہاں پر آپ کو دین کے نام پر ووٹ لینا پڑتا ہے اور پھر آپ دین کے اوپر مصالحت کرتے ہیں اور سیکولر جماعتوں کے ساتھ آپ کو ملنا پڑتا ہے۔ ہماری خواہش یہ تھی کہ مولانا کسی دینی ایشو پر کوئی تحریک برپا کرتے۔ یہاں پر اس ملک میں سود کا نظام چل رہا ہے جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے خلاف اعلان جنگ ہے، فحاشی اور عریانی کہاں تک پہنچ گئی ہے، غیر اسلامی قوانین بن رہے ہیں لہٰذا ایسے سارے ایشوز موجود ہیں جن کے خلاف مولانا تحریک چلا سکتے ہیں تاکہ ان کا مذہبی کارڈ نتیجہ خیز ثابت ہو۔

نعیم اختر عدنان: ڈاکٹر اسرار احمدؒ ہمیشہ ایک بات کہتے تھے کہ پاکستان اسلام کے لیے بنا اور اسلام کا لفظ اس کے ساتھ جڑا ہوا ہے۔ ہمارا سیکولر طبقہ بسا اوقات مذہبی کارڈ کا غلط استعمال کرنے کے لیے بھی اس کو بہت بڑھا چڑھا کر کے پیش کرتا ہے۔ لیکن ہمیں یہ تسلیم کرنا ہوگا کہ پاکستان کے معاملات کو مذہب سے جدا نہیں کیا جاسکتا۔

سوال: کیا مولانا فضل الرحمان کا آزادی مارچ لال مسجد کی طرز کی ایک کارروائی ہو سکتی ہے؟

نعیم اختر عدنان: لال مسجد ایک بالکل دینی ایشو تھا اس کا سیاسی معاملات سے کوئی تعلق نہیں تھا جبکہ مولانا فضل الرحمان کا دھرنا سراسر سیاسی ہے۔ اس کو لال مسجد کے واقعہ پر قیاس نہیں کیا جاسکتا۔

آصف حمید: مغرب کو اس اسلام سے خطرہ ہے جو نظام کی بات کرتا ہے جبکہ اسلام بطور مذہب جہاں بھی ہوگا امریکہ یا مغرب اس کی زیادہ پرواہ نہیں کرتے۔ مولانا فضل الرحمان اور افغان طالبان کا تعلق جس طبقے سے ہے وہ اسلامی نظام کی بات کرتا ہے، اسلامی حکومت اور جہاد کی بات کرتا ہے۔ جس کی وجہ سے ان سے امریکہ یا مغرب خوف محسوس کرتے ہیں۔ لال مسجد کے واقعہ کو سامنے رکھیں تو وہ شروع میں کوئی بڑا ایشو نہیں تھا۔ ڈاکٹر اسرار احمدؒ اس وقت کہا کرتے تھے کہ یہ ایک چھوٹی سی پھنسی تھی جس کو پھوڑا بنایا گیا۔ اس ایشو کو اس انداز سے میڈیا نے اٹھایا کہ پوری دنیا کا میڈیا متوجہ ہوگیا۔ یہ سب کام مشرف نے جان بوجھ کر کیا اور پھر آپریشن کر کے اس کو ختم کیا لیکن اس کے نتیجے میں پورا ملک خون میں نہا گیا۔ اسی طرح مولانا کے مارچ کو جس طرح میڈیا اُٹھا رہا ہے اگر خدانخواستہ کوئی تصادم ہوگیا تو مجھے یہ خوف ہے کہ اس سے امریکہ اور دوسری دشمن طاقتیں اپنا مقصد حاصل کریں گی اور حالات خراب ہونے پر مدارس کے اوپر بھی کریک ڈاؤن ہوگا۔ گویا ایک خانہ جنگی کی سی کیفیت کا امکان ہے اللہ کرے کہ ایسا نہ ہو۔

سوال: پاکستان میں دینی جماعتوں کے کرنے کا اصل کام کیا ہے؟

نعیم اختر عدنان: پاکستان اسلام کے نام پر قائم ہوا ہے۔ پاکستان کا آئینی نام اسلامی جمہوریہ پاکستان ہے۔ لیکن بدقسمتی سے 72 سال گزر چکنے کے بعد اب ہمیں نظر آرہا ہے کہ پاکستان نہ اسلامی ہے اور نہ جمہوری ہے۔ اس میں مقتدر طاقتوں کا بہت بڑا قصور ہے کہ انہوں نے پاکستان کو آئینی طریقے سے اسلامی اور جمہوری بنانے میں کوتاہی کی بلکہ رکاوٹیں کھڑی کیں۔ جہاں تک مذہبی سیاسی جماعتوں کا تعلق ہے تو انہوں نے اپنا داعیانہ کردار چھوڑ کر سیکولر اور دین بے زار جماعتوں کے پلڑے میں اپنا وزن ڈال کر سیاست کی۔ پاکستان میں ہر سطح پر برطانوی نوآبادیاتی نظام رائج ہے اور دوسری طرف بدترین قسم کا جاگیرداری نظام رائج ہے۔ جب تک یہ دونوں نظام ختم نہیں کیے جائیں گے تب تک پاکستان نہ ہی اسلامی پاکستان بن سکتا ہے اور نہ ہی جمہوری بن سکتا ہے۔ اس مقصد کے لیے بانی تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمدؒ نے ایک ایسی انقلابی جماعت تنظیم اسلامی کے نام سے قائم کی جو لوگوں کے سامنے انقلابی تعلیمات رکھے پھر ان تعلیمات کے ذریعے لوگوں کو موبلائز کیا جائے اور پھر ایک انقلابی تحریک برپا کر کے ایک ایسی پُرامن جدوجہد کی جائے جس سے انقلاب لایا جاسکتا ہے۔ یقیناً یہی ایک راستہ ہے۔ ہم نے ستر سال میں جو سیاست کی ہے اس کو ہم دھینگا مشتی کہہ سکتے ہیں۔ جیسے اقبال نے ابلیس سے اُگلوایا۔

کیا امامان سیاست، کیا کلیسا کے شیوخ
سب کو دیوانہ بنا سکتی ہے میری ایک ہو

اس کھیل کے اندر یہ سارے شریک ہیں۔ ہماری دینی سیاسی جماعتوں کو چاہیے کہ اپنا قائدانہ کردار ادا کرتے ہوئے اسلام کے نظام عدل اجتماعی کو قائم کرنے کی کوشش کریں۔

آصف حمید: جب ہم انتخابی سیاست میں آتے ہیں تو اسلام ایک انتخابی نعرہ بن جاتا ہے جبکہ ہماری دینی سیاسی جماعتوں کا اسلام ایک دوسرے سے مختلف ہے۔ جس کی وجہ سے ووٹ منقسم ہو جاتا ہے۔ مشرف دور میں دینی جماعتوں کی کافی تعداد اسمبلیوں میں پہنچ گئی اور کے پی کے میں حکومت بھی بن گئی تھی لیکن وہ لوگ اسلام کے حوالے سے خاطر خواہ کام نہیں کر سکے۔ ہماری دینی جماعتوں کو سمجھنا چاہیے کہ اگر آپ ایوان حکومت میں جاتے ہیں تو وہاں جا کر آپ کی ذمہ داری بڑھ جاتی ہے۔ وہاں آپ کا کام ہے کہ آئین میں موجود غیر اسلامی قوانین کے خلاف آواز اٹھائیں اور ان کو ختم کرنے کی کوشش کریں۔ اگر آپ سسٹم میں ہیں تو پھر ایک عام آدمی اور ایک دیندار آدمی میں فرق ہونا چاہیے۔ عوام دیندار آدمی سے یہ توقع رکھیں گے کہ یہ شخص عملی لحاظ سے شریعت کے مطابق ہوگا، یہ خلاف شریعت کوئی کام نہیں کرے گا جبکہ عام آدمی کے بارے میں لوگوں کی توقع اس کے برعکس ہوتی ہے۔ لہٰذا ہم یہی کہیں گے کہ اگر دینی جماعتوں نے طے کر ہی لیا ہے کہ انہوں نے الیکشن میں حصہ لینا ہے تو کسی ایک نام کے تحت آئیں۔ حالیہ انتخابات میں تمام دینی جماعتوں سے تحریک لبیک زیادہ ووٹ لے گئی حالانکہ وہ پہلی دفعہ آئی۔ دینی جماعتوں کو اپنے اندر اتحاد پیدا کرنا چاہیے تاکہ وہ موثر تعداد میں اسمبلیوں میں پہنچیں اور وہاں پر آپ کی ترجیح اول یہ ہونی چاہیے کہ اسلام کا دفاع کرنا ہے۔ یہ ملک اسلام کے نام پر بنا ہے، اس کے آئین کے اندر جو جو چیزیں غیر اسلامی ہیں، آپ اس کے خلاف کھڑے ہوں۔ آپ کے ہوتے ہوئے کوئی قانون خلاف اسلام، خلاف شریعت یا خلاف سنت و سیرت نہ بن سکے۔ اگر آپ یہ کام کریں گے تو تب بھی ہمیں خوشی ہوگی کہ آپ کچھ تو کر رہے ہیں۔ دوسری بات یہ کہ دینی جماعتوں کو کسی سیکولر جماعت کے ساتھ اتحاد نہیں کرنا چاہیے۔ اس سے لوگ یہی سمجھیں گے کہ ان کا کوئی موقف ہی نہیں ہے۔ جبکہ بندہ مومن کا موقف اصولی ہوتا ہے۔ اس ملک میں یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ جو بھی سیاسی جماعت اقتدار میں آتی ہے وہ رفتہ رفتہ اپنی مقبولیت کھو جاتی ہے۔ عمران خان بھی کچھ نہیں کر پائے۔ جب تک نظام نہیں بدلتا اس وقت تک اس ملک کے حالات بہتر نہیں ہوں گے۔ اس وقت ملک میں مایوسی کی کیفیت ہے۔ عمران خان جتنی بھی نیک نیتی رکھتے ہوں موجودہ بیوروکریسی عمران خان کو فیل کرنے کے لیے کوشاں ہے۔ اس ملک میں اگر بہتری آسکتی ہے تو اس کا واحد ذریعہ اسلامی انقلاب ہے۔ لہٰذا تمام دینی سیاسی جماعتوں کو چاہیے کہ وہ اپنا راستہ بدل کر اور متحد ہو کر نفاذ اسلام کے لیے جدوجہد کریں۔

☆☆☆

قارئین پروگرام ”زمانہ گواہ ہے“ کی ویڈیو تنظیم اسلامی کی ویب سائیٹ www.tanzeem.org پر دیکھی جاسکتی ہے۔

سیل ہائے کرب وبلا

عامرہ احسان
amira.pk@gmail.com

کشمیر ہمارا منتظر ہے۔ عالمی منظر نامے میں کچھ بیانات ابھرتے ہیں۔ ملائیشیا سے مہاتیر محمد اور ترکی سے اردوان نے بھارتی ناراضگی رد کرتے ہوئے کشمیر پر ہمدردانہ موقف دوہرایا۔ 22 اکتوبر کو امریکی کانگریس میں کشمیر پر سوالات اٹھائے گئے۔ بھارتی میڈیا کے مطابق 1998ء کے (ایٹمی دھماکوں) بعد یہ کسی بھارتی اقدام پر شدید ترین محاسبہ تھا۔ امریکی انتظامیہ سے کشمیر کی صورت حال پر جواب طلب کیے گئے کہ امریکہ اس ضمن میں کیا کردار ادا کر رہا ہے؟ پیلٹ گن کے کشمیری بچوں پر استعمال پر بھی سوال اٹھایا گیا۔ 2 گھنٹے کے سیشن میں ٹرمپ انتظامیہ کے لیے بھارت کا کشمیر پر دفاع مشکل ہو گیا۔ کشمیر پر بھارتی ظلم وزیادتی پر تنقید ہوتی تو کھچا کھچ بھرا کمرہ تالیوں سے گونج اٹھتا۔ اس امر پر بھی شدید تحفظات کا اظہار کیا گیا کہ بھارت امریکی سفارت کاروں کو کشمیر کے دورے کی اجازت نہیں دے رہا۔ متعلقہ امریکی سیکرٹری سٹیٹ ایلس ویلز نے صفائی پیش کی کہ واشنگٹن مسلسل کشمیر کی صورت حال پر اظہار تشویش کر رہا ہے۔ ہم کشمیریوں کے پُرامن احتجاج کے حق کی تائید کرتے ہیں، دہشت گردوں کی مذمت کرتے ہیں جو خوف اور تشدد کا ہتھیار استعمال کر کے مذاکرات کو مشکل بناتے ہیں! بھارتی فوج مسلسل خوف اور تشدد برسانے اور کشمیر کو عقوبت خانے بنانے کا حق رکھتی ہے؟ ان کی بات چیت کی زبان تو کرفیو، پیلٹ گنز، گرفتاریاں، تشدد اور مکمل ابلاغی بلیک آؤٹ ہے۔ اس پر کشمیری کرفیو کے بیچ پُرامن احتجاج کا حق رکھتے ہیں؟

امریکی کانگریس میں 78 دن بعد 2 گھنٹے کی ایک نشست بھر میں بولے گئے سخت ترین جملے بھی کشمیریوں کا مقدر بدلنے سے رہے۔ اس کی حیثیت صرف ایک کوالٹی ٹشو پیپر کی ہے۔ دو گھنٹے کے آنسو پونچھنے کے برابر! برسرزمین حقائق کی تلخی اتنی ہی شدید اور اذیت ناک ہے بدستور۔ کرفیو کے باوجود شدید مزاحمت سری نگر کے آنچر جیسے علاقوں میں جاری ہے۔ گارڈین کی رپورٹ میں نوجوان پوری پوری رات ڈنڈوں اور پتھروں کے ساتھ اپنے علاقے کو بھارتی فوج کی دست برد سے بچانے کو جان پر کھیل کر پہرہ دیتے ہیں، عورتوں بچوں بوڑھوں کے تحفظ کی خاطر، نعرہ زن کہ ہم خون کے آخری قطرے تک آزادی کے لیے لڑتے رہیں گے۔

پاکستان کیا کر رہا ہے؟ دفتر خارجہ میں 5 منٹ کی خاموشی اختیار کر کے سائرن بھی بجائے گئے۔ (پتہ نہیں کشمیر تک آواز گئی یا نہیں؟) خموشی گفتگو ہے بے زبانی ہے زباں میری۔ تاہم بیان بھی دے دیا کہ پاکستان اخلاقی اور سفارتی طور پر کشمیریوں کے ساتھ ہے۔ وزیراعظم کی ہدایت پر اظہار یک جہتی میں اخلاقی طور پر ہم چپ ہو رہے۔ سفارتی طور پر یو این او میں تقریر اور یہاں سائرن بجا دیے۔ اب یہ نیا پاکستان ہے۔ پرانا محمد علی جناح والا تو ہے نہیں جہاں بے خوف، اٹل عزم وارادے کے ساتھ، سفارتی، اخلاقی، کاغذ قلم اور تقاریر کی گھن گرج سے برطانیہ اور ہندو کی دوہری غلامی سے نجات کا راستہ نکال کر پاکستان بنوا دیا! جب کشمیری خواتین بھارتی سپاہیوں کے ہاتھوں مظاہرے کی پاداش میں پٹ رہی تھیں تو فاطمہ جناح ویمن یونیورسٹی میں اظہار یک جہتی جاری تھا۔ سٹیج پر موسیقی کی دھن پر خوبرو لڑکیاں کشمیری چمکتے لباس پہنے (جن پر کرفیو، بھوک، اذیت، بھائیوں کی گرفتاریاں کی دھول نہ تھی) ٹیبلو پیش کر رہی تھیں۔ یہاں کی عورت اب خنساءؓ بن کر بیٹے پال کر کشمیر تو نہیں بھیج سکتی، اجازت نہیں ہے۔ لائن آف کنٹرول پار کرنے سے وزیراعظم نے منع کر دیا ہے، گرفتار ہو جائیں گے۔ سو اب یہاں تا دیر رنگ برنگی مصروفیات میں دھنسی کیریئر بناتی عورت کو بیٹے پیدا کرنے، پال پوس کر امت کے حوالے کرنے کی کوئی جلدی نہیں۔ ہاں ایک اور خدمت ''کاف کنگنا'' نامی آزادی کشمیر پر 'خصوصی' فلم بنا کر بھی کر دی ہے۔ ایسی فلم جسے دیکھ کر کشمیری اپنے غم بھول جائیں۔ ساری حدیں توڑتا نیلم منیر کا رقص دیکھ کر شوق جہاد بھی غرق ہو جائے۔ جس پر شدید تنقید کے جواب میں اس نے اسے حب الوطنی کے جذبے کا اظہار قرار دیا! یہ سب پاکستان کی خاطر کیا ہے! جس کے لیے (میری شرم، حیا تو کیا، میری جان بھی حاضر ہے) مرنے کو بھی تیار ہوں۔ یہ فلم بھارت کو نیا پاکستان دکھا رہی ہے۔ جس کی حسینائیں جان ہتھیلی پر لیے رقصاں ہیں!

ادھر آزادی مارچ جاری ہے۔ یہ ممی ڈیڈی، موم بتی، ڈی جے مارکہ سول سوسائٹی مخلوط مارچ نہیں ہے۔ کارکن اپنے ہمراہ بستر، دو جوڑے کپڑے، پانی اور چنے (برگر نہیں!) لیے ہوئے ہیں۔ نمازوں کے وقت موسیقی کی بجائے باجماعت نماز کا منظر، مغرب کا کلیجہ دہلائے گا! اللہ مدارس اور اہل دین کی خیر کرے۔ 2014ء میں چار ماہ دھرنا دینے والے بھی نجانے کیوں مختصر مارچ سے لرزاں وترساں ہیں۔ چلیے اس مارچ سے اور کچھ نہیں تو عازم جہاد ہونے کا تجربہ ہی چنے، پانی، پیدل مارچ سے ہو جائے گا۔ بھارت کو لگام یہی دے سکتے ہیں۔ سوشل میڈیا پر زبانی کلامی (وہ بھی اپنوں پر) تیر وتفنگ چلانے والے، جنگ وجدل اور بدگوئی کا محاذ گرم رکھنے والوں کے بس کا روگ نہیں۔

دوسری جانب حکومت مسلسل بڑی تندہی سے انتشاری اقدامات پر کمربستہ ہے۔ بیٹھے بٹھائے پارلیمان سے بالا بالا صدارتی آرڈیننس جاری کر کے پی ایم ڈی سی کو یک بیک تحلیل کر دیا۔ 220 لوگ بے روزگار، بیک بینی ودوگوش۔ اب انصافیے بھرتی ہوں گے۔ (نوکریاں دینے کا وعدہ ان سے تھا عوام بلاوجہ منہ سنوارتے رہ گئے!) کے پی کے میں پہلے ہی ڈاکٹر مسلسل احتجاج کناں ہیں، ان کی جگہ پولیس ہسپتالوں میں موجود ہے! پورا ملک احتجاجوں کی نذر ہے۔ یہ تبدیلی برائے افراتفری ہے۔ عالمی بینک اور آئی ایم ایف بہت خوش ہیں۔ کہتے ہیں: ''سخت معاشی فیصلوں کی حمایت کریں گے''۔ یعنی بے روزگاری کے نتیجے میں خودکشیوں، خودسوزیوں، چوری ڈاکوں، معاشی غموں کو منشیات میں ڈبونے کی حمایت کریں گے! یہ ہے ایٹمی پاکستان سے نمٹنے کا گلوبل فارمولا۔

بلوچستان یونیورسٹی کے شرمناک ہراسانی سکینڈل پر سب منہ چھپائے بیٹھے تھے کہ ایک اور المیہ سامنے آ گیا۔ ایم اے او کالج لاہور کے ایک لیکچرر نے ہراسانی کے جھوٹے الزام پر شرمساری کے ہاتھوں خودکشی کر لی۔ نمبروں کے چکر میں الزام عائد ہوا، انکوائری ہوئی، بے گناہ قرار دیا گیا۔ بیوی ساتھ چھوڑ گئی، براءت کا خط تین ماہ بعد بھی نہ دیا گیا اور نوجوان ہمت ہار کر جان کھو بیٹھا۔ کہانی ہراسانی کی تکلیف دہ صورت حال پر روشنی ڈالتی ہے۔ مخلوط تعلیم کا زہر، آزادی، ترقی، اعلیٰ تعلیم کے نام پر آئے دن بلاؤں سے نوجوان نسل کو دوچار کر رہا ہے۔ ایمانیات، عقیدہ، اخلاقیات، ایمان بالآخرۃ سبھی کی کمزوری کے

شاخسانے ہیں۔ یہ ہے نام نہاد روشن خیالی کا حقیقی گھناؤنا چہرہ۔ سیرت وکردار کا کھوکھلا پن ان انتہاؤں کو چھو رہا ہے کہ ہم کسی بڑے امتحان کے متحمل نہیں ہو سکتے۔

سابق وزیراعظم کی صحت اور جان سے جس طرح کھلواڑ کیا گیا وہ منتقم مزاج سیاسی اخلاقیات کی بدنمائی بدصورتی کی بھیانک عکاسی ہے۔ پوری دنیا ہی یوں تو انتشارگاہ بن چکی۔ رندِ بادہ خوار ٹرمپ نے رونا رویا کہ مشرقِ وسطیٰ ہمارا جانا تاریخ کا بدترین فیصلہ تھا۔ عام تباہی کے ہتھیاروں کی موجودگی کی غلط اطلاع پر (قصداً) گئے، جبکہ ایسا کچھ بھی نہ تھا۔ مشرق وسطیٰ میں ہم نے 80 کھرب ڈالر لگائے۔ (جس سے دنیا بھر کی غربت مٹائی جا سکتی تھی) اللہ تعالیٰ نے قرآن میں اسی لیے تو ذوالقرنین کا نمونہ پیش کیا کہ سپر پاور بنو، سائنس ٹیکنالوجی کے مالک ہو جاؤ تو خیر یوں پھیلاؤ۔ انسانیت کو فیض یوں پہنچاؤ، بجائے مال کو آگ لگانے اور ہزاروں فوجی اور لاکھوں انسان مروانے کے۔ (مقتدرین، جرنیلوں، کمانڈروں کی اولاد تو جھونکی نہیں جاتی۔ جنگوں میں غریب فوجی ہاتھیوں کی جنگ میں پستے ہیں!)

سرمایہ دارانہ نظام کے تحت دنیا پر معاشی حکمرانی ملٹی نیشنلز کی ہے۔ ایک نظر ان کی کرتوتیں بھی ملاحظہ ہوں۔ ہم تو یکایک اور اچانک برستے حکومتی اقدامات کی زد میں ہیں۔ پلاسٹک بیگز کے ہاتھوں سارا بوجھ کمزور تاجروں، فیکٹری والوں اور عوام پر ڈال دیا۔ ادھر اے ایف پی کی رپورٹ کے مطابق ملٹی نیشنلز کے دیوہیکل منصوبوں اور مفادات کے ہاتھوں پلاسٹک آلودگی کے سب سے بڑے مجرم بھی یہی پائے گئے ہیں، کوکا کولا، پیپسی، نیسلے، یونی لیور (4 براعظموں کے 37 ممالک سے لی گئی رپورٹ کے مطابق)۔ سمندروں میں (بالخصوص ایشیا کے) 5 لاکھ ضائع شدہ پلاسٹک کے ٹکڑوں کا زہر اکٹھا کیا گیا۔ نیسلے، ایک دن میں ایک ارب سے زیادہ، ایک دفعہ استعمال ہونے والے (سب سے نقصان دہ) پلاسٹک کی مصنوعات بیچتا ہے۔ اب رنگے ہاتھوں پکڑے جانے پر جھوٹی تسلیاں اور صفائیاں پیش کر رہے ہیں! پوری دنیا ہمہ نوع بلاؤں کی زد میں ہے! ابھی دجالیت کا ڈراپ سین باقی ہے، جس کی مسیحائی بالآخر اسلام ہی سے ہو گی، جو مذکورہ بالا سیل ہائے کرب وبلا کا تریاق ہے۔ ع

شب گریزاں ہو گی آخر جلوۂ خورشید سے!

☆☆☆

امیر تنظیم اسلامی کی چیدہ چیدہ مصروفیات

(24 تا 30 اکتوبر 2019ء)

جمعرات (24 ر اکتوبر) کو صبح 09:00 بجے دارالاسلام (مرکز تنظیم اسلامی) میں مرکزی مجلس عاملہ کے اجلاس میں شرکت کی جو 01:00 بجے تک جاری رہا۔ جمعہ (25 ر اکتوبر) کو مرکزی شعبۂ نشر واشاعت کے ذمہ داران کی مشاورت سے پریس ریلیز مرتب کی۔ ہفتہ (26 ر اکتوبر) بعد نماز عصر دارالاسلام مرکز تنظیم اسلامی میں توسیعی عاملہ کے اجلاس کی پہلی نشست میں شرکت کی جو عشاء تک جاری رہا۔

اتوار (27 ر اکتوبر) صبح 09:00 بجے حسب پروگرام دارالاسلام مرکز تنظیم اسلامی میں توسیعی عاملہ کے اجلاس کی دوسری نشست میں شرکت کی جو شام بعد نماز مغرب تک جاری رہا۔ اسی دوران دن 12:30 بجے دین حق ٹرسٹ کے بورڈ آف گورنرز کے اجلاس کی صدارت کی۔

بقیہ: دعوت و تحریک

پہرہ دینے والے بیانات سے مستفید نہیں ہو پاتے: ہاں یہ ایک حقیقت ہے کہ وہ ہمارے اکابرین کے ایمان افروز بیانات سے محروم رہ جاتے ہیں لیکن یہ بیانات کا سننا بھی ہمارا کیوں ہے؟ تاکہ علم حاصل ہو، عمل کر سکیں، اور اللہ کو راضی کر سکیں، یہ پہرہ داری بھی اللہ کی رضا کے حصول کے لیے ہے۔ اجتماعی کام میں سب کو ایک برابر کیا نہیں جا سکتا، بیان کی ریکارڈنگ ہو جاتی ہے بعد میں بھی سنا جا سکتا ہے ایک پہرہ دار پہرے داری اور بیان سننے سے کسی درجہ میں مستفید ہو سکے گا۔ لیکن ایک سننا والا صرف سنے گا، وہ تو بعد میں پہرہ داری کی فضیلت نہیں لے سکتا۔ حضرت عباد بن بشر ؓ کا واقعہ بھی اوپر نقل کیا گیا کہ ان کی تمنا تھی کہ وہ قرآن پڑھتے رہیں لیکن پہرہ داری کے رہ جانے کے خوف سے انہوں نے اس کی تلاوت روک دی۔ پہرہ داری پر مامور رفقا دعاؤں کی طرف توجہ دیں۔ اللہ تعالیٰ کے ذکر سے اپنی زبانیں تر رکھیں ہمارا اصل انحصار اللہ تعالیٰ کی ذات پر ہے۔ اس لیے کوئی بھی لمحہ دعاؤں سے خالی نہ جانے دیں۔ ڈیوٹی کے دوران بھی دعائیں کرتے رہیں۔

اللہ سے دعا ہے کہ وہ اقامت دین کی جدوجہد میں جہاں بہتر سمجھتا ہے وہاں لے جا کر ہم کو کھپا دے، اس اعلیٰ کام سے ہمیں محروم نہ رکھے، اجتماعیت جیسی نعمت پر شکرگزاری کی توفیق نصیب فرمائے، ہمیں بھی ان میں شامل فرمائے کہ جن سے رسول اللہ ﷺ نے ملاقات کی خواہش ظاہر کی ہے۔ والحمد للہ رب العالمین!

دعائے صحت کی اپیل

☆ حلقہ کراچی شمالی کے ملتزم رفیق جناب ڈاکٹر انور بیمار ہیں، ڈاکٹر نے بائی پاس کا کہا ہے۔

برائے بیمار پرسی: 0321-8940832

اللہ تعالیٰ ان کو شفائے کاملہ عاجلہ مستمرہ عطا فرمائے۔ قارئین اور رفقاء واحباب سے بھی ان کے لیے دعائے صحت کی اپیل کی جاتی ہے۔

اَللّٰهُمَّ اَذْهِبِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِيْ لَا شِفَاءَ اِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً لَّا يُغَادِرُ سَقَمًا

دعائے مغفرت — اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْن

☆ حلقہ کراچی شمالی، بلدیہ ٹاؤن کے مبتدی رفیق جناب شبیر احمد قریشی کی والدہ وفات پا گئیں۔

برائے تعزیت: 0333-2356243

☆ ملتان کینٹ کے مبتدی رفیق جناب محمد عادل بخت کے والد وفات پا گئے۔

برائے تعزیت: 0300-6789124

☆ حلقہ کراچی شمالی، نارتھ ناظم آباد کے ملتزم رفیق جناب مسلم اقبال کے والد وفات پا گئے۔

برائے تعزیت: 0333-2435849

☆ حلقہ کراچی شمالی، سرجانی ٹاؤن کے مبتدی رفیق سید سفیان علی شاہ کے بیٹے کا انتقال ہو گیا۔

برائے تعزیت: 0333-3517978

راہ خدا میں پہرہ داری کی اہمیت وفضیلت

(بالخصوص سالانہ اجتماع تنظیم اسلامی بہاولپور میں پہرہ داری پر مامور رفقاء کے نام)

محمد سہیل راؤ، کراچی

پہرہ داری، سیکیورٹی یا حفاظتی اقدامات صرف آج ہی کی ضرورت نہیں ہیں بلکہ شروع اسلام سے ہی اس کی طرف خاص توجہ دی جاتی رہی ہے۔ یہ ایک مسنون عمل ہے۔ قرآن پاک میں بھی اس کا ذکر ہے، محدثین کرام نے اس سے متعلق باقاعدہ باب (باب فضل الرباط) قائم کر کے پہرے داری کی فضیلت پر رسول اللہ ﷺ کے ارشادات نقل کیے ہیں۔ صحیح بخاری، صحیح مسلم، ترمذی، ابوداؤد اور ابن ماجہ میں اس کی فضیلت سے متعلق احادیث ملتی ہیں۔ حیات الصحابہ میں ''صحابہ کرام کا پہرہ دینا'' اس عنوان سے واقعات نقل کیے گئے ہیں۔ کیونکہ یہ ایک مسنون عمل ہے، اس لیے ہمارا نظم بالا بھی اس امر کو خصوصی اہمیت دیتا ہے اور اس مسنون عمل کو جاری رکھے ہوئے ہے۔

مسلمانوں کے لشکر کی حفاظت کی خاطر پہرے داری کرنے کو عربی میں ''رِباط'' کہتے ہیں۔ سورۃ آل عمران کی آخری آیت میں اللہ پاک فرماتے ہیں: ''اے اہل ایمان! صبر کرو اور صبر میں اپنے دشمنوں سے بڑھ جاؤ اور مربوط رہو اور اللہ کا تقویٰ اختیار کیے رکھو تاکہ تم فلاح پاؤ۔''

اس آیت میں جو رابطوا کے الفاظ آئے ہیں اس سے اکثر مفسرین نے پہرہ داری کا اہتمام کرنا مراد لیا ہے۔ تیسیر القرآن میں عبدالرحمٰن کیلانیؒ رابطوا سے مراد پہرہ داری کرنا لیتے ہیں اور لکھتے ہیں کہ ''بعض فقہاء پہرہ دینے کو جہاد فی سبیل اللہ سے بھی زیادہ اہمیت دیتے ہیں۔ وجہ یہ ہے کہ جہاد غیر مسلموں سے کیا جاتا ہے اور رباط خود مسلمانوں کی حفاظت کے لیے ہوتا ہے'' بیان القرآن میں بانی محترم ڈاکٹر اسرار احمدؒ رابطوا کی وضاحت میں فرماتے ہیں کہ ''مرابطہ پہرے کو بھی کہتے ہیں اور نظم وضبط (discipline) کی پابندی کرتے ہوئے باہم جڑے رہنے کو بھی۔ غزوۂ احد میں شکست کا سبب نظم کا ڈھیلا پن اور سمع وطاعت میں کمی تھی۔ لہٰذا یہاں صبر ومصابرت کے ساتھ ساتھ نظم کی پابندی اور باہم مربوط رہنے کی تاکید فرمائی گئی ہے'' مفتی محمد شفیع صاحبؒ بھی رابطوا سے مراد پہرہ داری کرنا لیتے ہیں، معارف القرآن میں لکھتے ہیں کہ ''سورۃ آل عمران کی آخری آیت پوری سورت کا خلاصہ ہے۔ اسلامی سرحدوں کی حفاظت کے لیے جنگ کی تیاری کے ساتھ وہاں قیام کرنے کو رباط اور مرابطہ کہا جاتا ہے'' یہ پہرہ داری اس لیے ہے کہ چند افراد یہ ذمہ داری ادا کریں اور بقیہ جو اس حدود کے اندر ہیں دلجمعی کے ساتھ یکسو ہو کر دین کے بقیہ کام سرانجام دے سکیں۔ اور جس حدود کی پہرہ داری کی جا رہی ہوتی ہے اس کے اندر جو بھی خیر کا کام ہوتا ہے اس میں پہرہ دینے والوں کا اجر بھی شامل ہوتا ہے۔

پہرہ داری کی فضیلت سے متعلق رسول اللہ ﷺ کے مبارک ارشادات:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ ''اللہ کی راہ میں ایک دن کی پہرہ داری دنیا ومافیہا سے بہتر ہے اور تم میں کسی کو ایک کوڑا رکھنے کے برابر جنت میں جگہ مل جائے تو وہ دنیا ومافیہا سے بہتر ہے اور شام کو جو آدمی اللہ کی راہ (جہاد) میں چلے یا صبح کو تو وہ دنیا ومافیہا سے بہتر ہے۔'' (بخاری، کتاب الجہاد، باب فضل رباط یوم فی سبیل اللہ)

نیز آپ ﷺ نے فرمایا: ''ایک دن رات پہرہ دینا، ایک ماہ کے روزے اور قیام سے بہتر ہے۔ اگر وہ پہرہ دیتے ہوئے شہید ہو گیا تو اس کا یہ عمل برابر جاری رہے گا اور اس کو اس پر اجر دیا جائے گا اور وہ فتنوں سے امن میں رہے گا۔'' (مسلم، کتاب الامارۃ، باب فضل الرباط فی سبیل اللہ عزوجل)

حضرت عثمان (رضی اللہ عنہ) بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے منیٰ میں فرمایا: ''اللہ کی راہ میں ایک دن سرحد کی حفاظت کرنا اس کے علاوہ ہزار ایام سے افضل ہے۔'' (مسند احمد)

حضرت ابو المنذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا۔ اے اللہ کے رسول ﷺ فلاں شخص کا انتقال ہو گیا ہے آپ اس پر نماز جنازہ ادا فرما دیجئے۔ صحابہؓ میں سے کسی نے کہا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ وہ شخص تو فاسق تھا آپ اس کی نماز جنازہ مت پڑھیے۔ پہلے والے شخص نے کہا۔ اے اللہ کے رسول ﷺ جب میں نے ایک مرتبہ جہاد میں (آپ کے ہمراہ) رات بھر پہرہ دیا تھا وہ شخص بھی پہرہ دینے والوں میں سے تھا۔ (یہ سن کر) آپ ﷺ کھڑے ہوئے آپؐ نے اس کی نماز جنازہ ادا فرمائی۔ پھر اس کے جنازے کے ساتھ چلتے ہوئے اس کی قبر تک آئے اور اسے دفن کیا۔ اس کی قبر پر تین مٹھیاں ڈالیں اور پھر فرمایا لوگ تجھے بُرا کہہ رہے ہیں جبکہ میں تیری اچھائی کی تعریف کرتا ہوں۔'' (مجمع الزوائد۔ طبرانی)

آپ ﷺ نے فرمایا: ''دو آنکھوں کو (جہنم کی) آگ نہیں چھوئے گی۔ پہلی وہ آنکھ جو اللہ کے خوف سے آنسو بہائے اور دوسری وہ آنکھ جو اللہ کی راہ میں پہرہ دے۔'' (جامع الترمذی)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ پہرہ دینے کے دوران اگر کوئی مر گیا تو وہ جو کام کر رہا تھا اس کا وہ کام جاری تصور کیا جائے گا۔ اور (منکر ونکیر کے) فتنوں سے محفوظ ہو جائے گا، اور اس کے لیے اس کا رزق (جو شہداء کا رزق ہے) جاری کر دیا جائے گا۔'' (ابن ماجہ)

فضالہ بن عبید نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہر ایک مرنے والے کا عمل اس کی موت کے ساتھ ختم ہو جاتا ہے، بجز پہرہ دار کے، اس کا عمل قیامت تک بڑھتا ہی رہتا ہے اور قبر میں حساب وکتاب لینے والوں سے مامون ومحفوظ رہتا ہے۔'' (ابوداؤد)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے نزدیک یہ امر زیادہ محبوب ہے کہ میں خطرے کے وقت اللہ کی راہ میں پہرہ دیتے ہوئے رات بھر جاگوں بنسبت اس کے کہ میں 100 اونٹ صدقہ کروں۔

دل میں یہ خیال نہ آئے کہ یہ فضائل تو صحابہ کرامؓ کے لیے خاص ہیں ہمارے لیے نہیں ہیں۔ مفتی محمد شفیعؒ معارف القرآن میں لکھتے ہیں کہ یہ فضائل چاہے کوئی حالت خوف میں پہرہ داری کرے یا امن کی حالت میں پہرہ دے دونوں صورتوں میں وہ ان بشارتوں کا مستحق ہے۔ اسلامی سرحدوں پر مامور جو نوجوان ہیں ان کے لیے بھی اس میں ترغیب کا سامان ہے۔ بشرطیکہ وہ یہ عمل اللہ کی رضا چاہتے ہوئے اپنی ڈیوٹی انجام دیں۔

حیات الصحابہؓ سے کچھ مثالیں

رضاکارانہ طور پر اپنے آپ کو پہرہ داری کے لیے پیش کرنا: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ ہجرتِ مدینہ کے بعد جبکہ ہر وقت مشرکین مکہ کے حملہ کا خطرہ رہتا تھا،

حضور ﷺ ایک رات بالکل سو نہ پائے۔ تو دوسری رات حضور ﷺ نے فرمایا کیا ہی اچھا ہو اگر میرے ساتھیوں میں سے کوئی نیک شخص آج رات میرا پہرہ دے۔ اتنے میں ہم نے ہتھیار کی آواز سنی۔ آپؐ نے پوچھا: کون ہے؟ انہوں نے کہا: سعد بن ابی وقاص ہوں۔ میں آپؐ کا پہرہ دینے کے لیے آیا ہوں۔ اس پر نبی ﷺ اطمینان سے سو گئے۔ (بخاری شریف) اس حدیث سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ جماعت کے بزرگان وعہدیداران کی حفاظت کی ذمہ داری بھی عائد ہوتی ہے۔

انتہائی سردی میں پہرہ دینا اور پہرہ پر معمور ساتھیوں کے لیے حضور ﷺ کی دعائیں: حضرت ابوریحانہ ؓ سے روایت ہے کہ ہم نے ایک غزوہ میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ ایک رات ایک بلند ٹیلہ پر گزاری۔ اس رات موسم شدید سرد تھا۔ یہاں تک کہ میں نے دیکھا کہ ہمارے بعض ساتھی سردی سے بچنے کے لیے زمین میں گڑھا کھود کر اس میں داخل ہوئے اور اوپر ڈھال رکھ لی۔ حضور ﷺ نے جب یہ صورتحال دیکھی تو فرمایا آج رات جو پہرہ دے گا میں اس کے لیے دعا کروں گا کہ اللہ اس پر فضل فرمائے۔ تو انصار میں سے ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ ﷺ میں۔ آپؐ نے فرمایا: قریب آؤ۔ وہ قریب آئے تو پوچھا تمہارا نام کیا ہے؟ اس نے اپنا نام بتایا۔ حضورؐ نے اس کے حق میں لمبی دعا کی۔ ابوریحانہ ؓ کہتے ہیں کہ جب میں نے وہ دعا سنی جو حضور ﷺ نے اس کے لیے کی تو میں نے عرض کیا حضور میں بھی خود کو ڈیوٹی کے لیے پیش کرتا ہوں۔ حضورؐ نے فرمایا قریب آؤ۔ میں قریب ہوا تو فرمایا تمہارا نام کیا ہے میں نے بتایا ابوریحانہ۔ تو حضور ﷺ نے میرے لئے دعا کی جو انصاری صحابی کے لیے کی گئی دعا سے مختلف تھی۔ پھر حضورؐ نے فرمایا: آگ اس آنکھ پر حرام کردی گئی ہے جو اللہ کے خوف سے روئی اور اس آنکھ پر بھی حرام کردی گئی ہے جو اللہ کی راہ میں رات بھر جاگی۔'' (سنن أبی داوٗد)

اپنے دلی تمنا والے کام پر پہرہ داری کو ترجیح دینا: حضرت جابر ؓ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ حضور ﷺ کے ساتھ مقام نخل کی جانب غزوہ ذات الرقاع کے لیے نکلے۔ ایک مسلمان نے کسی مشرک کی بیوی کو قتل کر دیا۔ جب حضور ﷺ وہاں سے واپس آ رہے تھے اس عورت کا شوہر آیا جو کہیں گیا ہوا تھا، جب اسے بیوی کے قتل ہونے کی خبر ملی تو اس نے قسم کھائی کہ جب تک وہ محمد ﷺ کے صحابہ کا خون نہیں بہالے گا، اس وقت تک وہ چین سے نہیں بیٹھے گا۔ چنانچہ وہ حضور ﷺ کے پیچھے پیچھے چل پڑا۔ آپؐ نے راستہ میں ایک جگہ پڑاؤ ڈالا۔ آپؐ نے فرمایا آج رات ہمارا پہرہ کون دے گا؟ ایک مہاجر اور ایک انصاری نے اپنے آپ کو پہرہ کے لیے پیش کیا اور انہوں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ! ہم پہرہ دیں گے۔ آپؐ نے فرمایا تم دونوں اس وادی کی گھاٹی کے سرے پر چلے جاؤ۔ یہ دونوں، حضرت عمار بن یاسر اور حضرت عباد بن بشر ؓ تھے۔ چنانچہ یہ دونوں وادی کے سرے پر پہنچے تو انصاری نے مہاجر سے کہا: ہم دونوں باری باری پہرہ دیتے ہیں۔ ایک پہرہ دے اور دوسرا سو جائے (دونوں کے مسلسل جاگنے سے ممکن ہے کہ رات کے آخری حصہ میں غلبہ نوم کی وجہ سے آنکھ لگ جائے اور پہرہ داری رہ جائے)۔ اب تم بتاؤ کہ میں کب پہرہ دوں شروع رات میں یا آخر رات میں؟ مہاجر نے کہا نہیں۔ تم شروع رات میں پہرہ دو، چنانچہ مہاجر لیٹ کر سو گئے، اور انصاری کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگے۔ ایک آدمی آیا، جب اس نے دور سے ایک آدمی کھڑا ہوا دیکھا تو وہ یہ سمجھا کہ یہ (مسلمانوں کے) لشکر کا جاسوس ہے۔ چنانچہ اس نے تیر مارا جو ان انصاری کو آ کر لگا۔ انصاری نے وہ تیر نکال کر پھینک دیا اور نماز میں کھڑے رہے، اس نے دوسرا تیر مارا وہ بھی ان کو آ کر لگا، انہوں نے اسے بھی نکال کر پھینک دیا۔ اس نے تیسرا تیر مارا وہ بھی ان کو آ کر لگا انہوں نے اسے بھی نکال کر پھینک دیا، اور پھر رکوع اور سجدہ کر کے نماز پوری کی اور اپنے ساتھی کو جگایا اور اس سے کہا کہ اٹھ بیٹھو، میں تو زخمی ہو گیا ہوں وہ مہاجر جلدی سے اٹھے، اس آدمی نے جب ایک کی جگہ دو کو دیکھا تو سمجھ گیا کہ ان دونوں حضرات کو اس کا پتہ چل گیا ہے۔ چنانچہ وہ تو بھاگ گیا۔ جب مہاجر نے انصاری کے جسم میں سے کئی جگہ خون بہتے ہوئے دیکھا تو انہوں نے کہا سبحان اللہ، جب اس نے آپ کو پہلا تیر مارا تو آپ نے مجھے اس وقت کیوں نہیں اٹھایا؟ انصاری نے کہا کہ میں ایک سورۃ پڑھ رہا تھا تو میرا دل نہ چاہا کہ اسے ختم کرنے سے پہلے چھوڑ دوں۔ لیکن جب اس نے مجھے لگاتار تیر مارے، تو میں نے نماز کو ختم کر کے آپ کو بتایا۔ اور اللہ کی قسم جس جگہ کے پہرے کا مجھے حضور نے حکم دیا تھا اگر اس جگہ کے پہرے کے رہ جانے کا خطرہ نہ ہوتا تو میں جان دے دیتا اور سورۃ کو بیچ میں نہ چھوڑتا۔ لیکن آپ نے اس سورۃ کو بیچ میں چھوڑا اور دوسرے ساتھی کو پہرے کے لیے بیدار کیا۔ (حیات الصحابہ، جلد اول: صفحہ 516)

اپنی ڈیوٹی کی جگہ کو تب تک نہ چھوڑیں جب تک امیر خود واپس نہ بلالے: سورۃ ال عمران کی آخری آیت میں رابطوا کے الفاظ آئے ہیں اور اس سورۃ کا اکثر حصہ غزوۂ احد کے بیان پر مشتمل ہے۔ غزوۂ احد میں 700 صحابہ کرام ؓ میں سے 50 صحابہ ؓ کو آپ ﷺ نے ایک درہ پر کھڑا کیا تھا۔ اور انہیں حکم دیا تھا کہ جنگ کی خواہ کوئی حالت ہو تم نے اس درہ کو نہیں چھوڑنا۔ جب کفار کا لشکر منتشر ہو گیا تو ان میں سے بعض نے سوچا کہ ہم بھی چلیں اور لڑائی میں کچھ حصہ لیں۔ ان کے امیر نے انہیں کہا بھی کہ رسول کریم ﷺ کا حکم ہے کہ ہم یہ درہ چھوڑ کر نہ جائیں مگر انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ کا یہ مطلب تو نہ تھا کہ فتح ہو جائے تب بھی یہیں کھڑے رہو۔ آپؐ کے ارشاد کا تو یہ مطلب تھا کہ جب تک جنگ ہوتی رہے اس درہ کو نہ چھوڑنا۔ اب چونکہ فتح ہو چکی ہے دشمن بھاگ رہا ہے ہمیں بھی تو کچھ ثواب جہاد کا حاصل کرنا چاہیے۔ چنانچہ وہ درہ خالی ہو گیا۔ 50 میں سے 35 صحابہؓ اس درہ کو چھوڑ کر چلے گئے۔ حضرت خالد بن ولید ؓ جو اس وقت تک ابھی مسلمان نہیں ہوئے تھے، وہ جب اپنے لشکر سمیت بھاگے جا رہے تھے انہوں نے اتفاقاً پیچھے کی طرف نظر ڈالی تو درہ کو خالی پایا یہ دیکھتے ہی وہ واپس لوٹے اور مسلمانوں کی پشت پر حملہ کر دیا اور فتح عارضی شکست میں دل گئی۔

نزول قرآن کے وقت فرشتوں کا پہرہ دینا: قرآن کا جب نزول ہو رہا تھا تو فرشتوں کا ایک کام اللہ نے بتایا کہ یہ برجوں میں بیٹھ کر پہرہ داری کر رہے ہیں کہیں کوئی جن وحی میں سے کسی بات کو اچک نہ لے۔

''اور بلاشبہ ہم نے آسمان میں کئی برج بنائے اور اسے دیکھنے والوں کے لیے مزین کر دیا ہے۔ اور ہم نے اسے ہر مردود شیطان سے محفوظ کر دیا ہے۔ مگر جو سنی ہوئی بات چرالے تو ایک روشن شعلہ اس کا پیچھا کرتا ہے۔ ماسوائے اس کے کہ جو کوئی چوری چھپے سننا چاہے'' (الحجر: 16 تا 18)

پہرہ دینے والے اپنے کام کو کسی بھی صورت میں غیر اہم یا ہلکا نہ سمجھیں: مولانا مودودیؒ فرماتے ہیں کہ اجتماعی کام ایک عمارت کی مانند ہوتا ہے جس کا ہر پرزہ اہمیت کا حامل ہوتا ہے۔ لیکن کچھ لوگ یہ چاہتے ہیں کہ وہ مینار کے اوپر جو چاند ستارہ لگتا ہے وہ بن جائے، لیکن وہ تو ایک ہی ہو سکتا ہے سب تو نہیں ہو سکتے۔ لیکن حقیقت میں اس چاند تارہ کا وجود تب ہی ہے جب تک کہ زیر بنیاد کچھ پتھر دفن کیے گئے ہوں، جس کی بدولت وہ چاند تارہ قائم ہے جو کہ نظر نہیں آتے۔ (از خطبات: مولانا مودودیؒ)

(باقی صفحہ 13 پر)

تنظیم اسلامی صادق آباد کا ماہانہ تربیتی پروگرام

پروگرام 25 اگست بروز اتوار دفتر تنظیم میں منعقد ہوا۔ جس کا آغاز رفیق عبدالخالق کی تلاوت سے ہوا۔ ڈاکٹر حافظ خالد شفیع نے درس قرآن دیا۔ انہوں نے فرائض دینی کا ہمہ گیر تصور بڑے مفصل انداز میں پیش کیا۔ درس حدیث رفیق حافظ محمد عامر شہزاد نے دیا۔ رفیق ذکاء الرحمٰن نے ''سیرت النبیؐ'' کے حوالے سے واقعہ شعب ابی طالب کا مطالعہ کروایا۔ وقفہ کے بعد بانی محترم کا ویڈیو پروگرام ''عظمت قرآن'' دکھایا گیا۔ مقامی امیر محمد نسیم نے دعوت فکر اسلامی مہم کے حوالے سے گفتگو کی اور مرکز سے موصول ہونے والا پمفلٹ ''تنظیم اسلامی کی دعوت'' کا مطالعہ کروایا۔ آخر میں پروگرام میں شرکت کرنے والے ایک حبیب عبدالغفار عباسی نے اپنے تاثرات پیش کیے اور کہا کہ قرآن سے بہتر کوئی کتاب نہیں اور قرآن ہی ہمارا آئین ہے۔ نماز ظہر کی ادائیگی کے بعد پروگرام کا اختتام ہوا۔ اس پروگرام میں تقریباً 35 رفقاء واحباب نے شرکت کی۔ (رپورٹ: مظہر غفور)

حلقہ مالاکنڈ کا سہ ماہی تربیتی اجتماع

پروگرام 8 ستمبر بروز اتوار منعقد ہوا، جس کا موضوع ''دین اسلام میں دعوت کی اہمیت'' رکھا گیا۔ ٹھیک نو بجے اجتماع کا آغاز راقم کے تمہیدی کلمات اور رفقاء کو خوش آمدید کہنے سے ہوا۔ پروگرام میں باجوڑ، دیر اور چترال سے رفقاء شریک ہوئے۔

سب سے پہلے حسین احمد نے درس قرآن دیا۔ انہوں نے انتہائی مدلل انداز میں دعوت و تبلیغ کی اہمیت کو واضح کیا۔ جہانگیر خان نے اسی موضوع پر درس حدیث دیا اور انتہائی علمی انداز میں اس فریضے کو مزید اُجاگر کیا! (مرتب: ابوکلیم نبی محسن)

تنظیم اسلامی دیر کے زیر اہتمام ایک روزہ دعوتی اجتماع

اجتماع کی پہلی نشست کا آغاز جامع مسجد گل بابا جی میں بعد از نماز عصر ہوا۔ ڈاکٹر محمد مقصود نے ''عظمت قرآن'' پر مفصل خطاب فرمایا۔ انہوں نے سورۃ رحمٰن کی ابتدائی آیات کی روشنی میں قرآن کی عظمت بیان کی۔ اور ہر مسلمان پر قرآن مجید کے پانچ حقوق کا تذکرہ کیا۔ پروگرام میں رفقاء کے علاوہ 30 افراد نے شرکت کی۔ اس نشست کے اختتام پر جماعت اسلامی کے زونل امیر/ سابقہ ٹاؤن ناظم نے چائے کا انتظام کیا تھا، اجتماع کی دوسری نشست کا آغاز بعد از نماز مغرب ہوا۔ جناب ڈاکٹر فیض الرحمٰن نے ''منہج انقلاب نبویؐ'' پر مفصل خطاب کیا۔ انہوں نے انقلاب کے سات مراحل مدلل انداز میں بیان کیے۔ اس نشست میں بھی رفقاء کے علاوہ تقریباً 50 افراد نے شرکت کی۔

پروگرام کے دوسرے روز فہم دین کورس کا آغاز صبح ساڑھے آٹھ بجے ہوا۔ نماز عشاء پر اس پروگرام کا اختتام ہوا۔ ڈاکٹر محمد مقصود نے ''فرائض دینی کا جامع تصور'' پر مفصل خطاب کیا۔ فہم دین کورس کے آخر میں ڈاکٹر فیض الرحمٰن نے ''منہج انقلاب نبویؐ'' پر مفصل خطاب کیا۔ دعا پر پروگرام کا اختتام ہوا۔ اللہ تعالیٰ ہماری سعی قبول فرمائے۔ آمین! (رپورٹ: سعید اللہ خان)

تنظیم اسلامی صادق آباد کے زیر اہتمام ایک روزہ پروگرام

دعوت فکر اسلام مہم کے سلسلے میں 20 ستمبر 2019ء کو ایک روزہ پروگرام منعقد کیا گیا جس میں کراچی سے جناب شجاع الدین شیخ تشریف لائے۔ محترم شجاع الدین شیخ نے بعد نماز فجر جامع مسجد جوہر کالونی میں درس قرآن دیا۔ درس قرآن میں تقریباً 300 افراد نے شرکت کی۔

درس کے بعد امیر تنظیم صادق آباد چودھری محمد نسیم کے گھر رفقاء سے ملاقات اور تعارف کا اہتمام تھا جس میں 35 رفقاء شریک ہوئے۔ صبح ساڑھے دس بجے پریس کلب میں ملتزم احباب سے خطاب اور سوال وجواب کی نشست ہوئی جس میں 50 افراد نے شرکت کی۔ بعد نماز عصر جامع مسجد غلہ منڈی میں درس قرآن ہوا تقریباً 500 افراد شریک ہوئے۔ بعد نماز عشاء جی این میرج ہال میں ''دین اور فرائض دینی'' کے موضوع پر اجتماع عام تھا۔ جس میں 800 کے قریب مرد وخواتین نے شرکت کی۔ خطاب کے بعد سوال و جواب کی نشست ہوئی۔ اگلے دن فجر کے بعد جامع مسجد لغاری کالونی میں درس قرآن تھا، جس میں لگ بھگ 150 افراد نے شرکت کی۔ دعا پر پروگرام کا اختتام ہوا۔ اللہ تعالیٰ تمام رفقاء کی کوششوں کو قبول فرمائے۔ آمین! (رپورٹ: نذیر احمد)

خانیوال میں امیر حلقہ کا درس قرآن

امیر حلقہ پنجاب جنوبی جناب ڈاکٹر محمد طاہر خاکوانی کا درس قرآن بسلسلہ دعوت فکر اسلامی مہم مورخہ 5 اکتوبر بروز ہفتہ بعد نماز مغرب جامع مسجد لوکوشیڈ خانیوال میں ہوا۔ خانیوال کے رفقاء نے اس پروگرام کی بھرپور تشہیر کی۔ الحمدللہ نماز مغرب میں کافی تعداد میں لوگ شریک تھے۔ امیر حلقہ نے سورۃ المائدہ کی آیات تلاوت کیں اور دین کے فرائض کیا ہیں؟ اس موضوع پر خطاب کیا۔ انہوں نے کہا کہ آج ہمارے ملک میں انگریز کا قانون تو نافذ ہے، سب اسی کی چھتری کے نیچے زندگی گزار رہے ہیں لیکن اللہ کا قانون عملاً نافذ نہیں ہے؟

یہ کام اکیلے نہیں ہوسکتا۔ اس کے لیے بیعت کے نظام کو اپناتے ہوئے مسنون طریقے پر جماعت تیار کرنے کی ضرورت ہے اور پھر سیرت النبی ﷺ سے راہنمائی لیتے ہوئے انقلابی طریق کار کو اختیار کرکے منظم طریقے سے غلبہ دین حق کے قیام و نفاذ کی جدوجہد کرے۔ ہماری جماعت تنظیم اسلامی اسی لیے جدوجہد کر رہی ہے۔

(مرتب: شوکت حسین انصاری)

حلقہ کراچی جنوبی کے تحت سہ ماہی تربیتی اجتماع

اجتماع 13 اکتوبر 2019ء بروز اتوار مسجد جامع القرآن، قرآن اکیڈمی ڈیفنس میں منعقد ہوا۔ اس اجتماع کا عنوان ''اجتماعیت ایک نعمت'' تھا۔ میزبانی کے فرائض معتمد حلقہ جناب عبید احمد نے ادا کیے۔ صبح 8:15 پر قرآن اکیڈمی تنظیم کے رفیق قاری امداد اللہ عزیز کی تلاوت سے اجتماع کا آغاز ہوا۔ آپ نے سورۃ توبہ کی آیات 111، 112 کی تلاوت اور ترجمہ پیش کیا۔ عبید احمد نے اجتماع کے شیڈول اور ترتیب سے شرکاء کو آگاہ کیا۔

سب سے پہلے سوسائٹی تنظیم کے امیر جناب نعمان آفتاب نے ''اجتماعیت کی اہمیت اور برکات'' پر خطاب کیا۔ تذکیر بالقرآن کے بعد امیر کورنگی وسطی تنظیم جناب عامر خان نے ''نظم جماعت اور ملتزم بیعت'' پر خطاب کیا۔ آپ نے نظام العمل میں درج ملتزم بیعت کے الفاظ کا ترجمہ اور مختصراً وضاحت بھی فرمائی۔ بعد ازاں رمضان کے بعد تنظیم میں شامل ہونے والے 28 نئے رفقاء کے تعارف کا سیشن تھا، مقامی امراء نے اپنی اپنی تنظیم کے نئے رفقاء کا تعارف پیش کیا۔ اس کے بعد امیر حلقہ جناب انجینئر نعمان اختر نے ''مہلکات اجتماعیت اور ان کا تدارک'' کے موضوع پر بیان کیا۔ انہوں نے قرآنی آیات کی روشنی میں ان امور کی نشاندہی کی جو کسی بھی اجتماعیت کے لیے تباہ کن ہیں، ساتھ ہی آپ نے ان کا تدارک اور ان سے بچنے کے لیے بھی رہنمائی فرمائی۔ حلقہ کراچی جنوبی کے قانونی مشیر جناب کرنل (ر) محمد امین نے ''ملکی اور غیر ملکی حالات کا تجزیہ'' پیش کیا۔ انہوں نے ملک کے معاشی حالات اور مہنگائی، مولانا فضل الرحمان کے مارچ، اقوام متحدہ میں عمران خان کی

تقریر، بھارت میں کشمیر کا معاملہ، ایران اور سعودی عرب کی کشمکش، امریکہ اور افغانستان کی حالیہ صورتحال کے ساتھ ساتھ کچھ دیگر واقعات کا بھی تذکرہ کیا جو اس سہ ماہی میں رونما ہوئے تھے۔ بعد ازاں باہمی ملاقات اور چائے کے لیے 25 منٹ کا وقفہ دیا گیا۔

وقفہ کے بعد 12 منٹ کے دورانیہ پر مشتمل بانی محترمؒ کا نہایت ہی پُر اثر ویڈیو کلپ بعنوان ''دین میں عزیمت'' دکھایا گیا۔ بعد ازاں امیر ڈیفنس تنظیم جناب عاطف اسلم نے موضوع ''سالانہ اجتماع اور فکرِ تنظیم'' پر بیان کیا۔ ان کے بعد راقم نے موضوع ''راہ خدا میں پہرہ داری کی اہمیت وفضیلت'' پر بیان کیا۔ راقم نے موضوع سے متعلق رسول اللہ ﷺ کے مبارک ارشادات اور حیات الصحابہ ؓ سے عملی مثالیں پیش کر کے راہ خدا میں پہرہ داری کے لیے ترغیب دلانے کی کوشش کی۔ بعد ازاں مقامی امراء نے مذاکرہ کروایا، جس کا موضوع ''سالانہ اجتماع سفر وحضر کے آداب وتیاری'' تھا۔ مذاکرہ کے بعد ناظم تربیت حلقہ کراچی جنوبی جناب ڈاکٹر محمد الیاس نے ''اقامت دین کی جدوجہد میں میرا کردار'' کے موضوع پر خطاب کیا۔ آخر میں امیر حلقہ انجینئر نعمان اختر نے اختتامی کلمات ادا کرتے ہوئے تمام شرکاء کی تشریف آوری کا شکریہ ادا کیا۔ دعوت فکر اسلامی مہم اور سالانہ اجتماع سے متعلق چند نصیحتیں کیں۔ آپ کی دعا پر یہ بابرکت محفل اختتام پذیر ہوئی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں تنظیم اسلامی کی صورت میں اجتماعیت کی نعمت پر شکر ادا کرنے اور آخری سانس تک اس سے چمٹے رہنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمین! (رپورٹ: محمد سہیل)

حلقہ پنجاب جنوبی کا سہ ماہی تربیتی اجتماع

اجتماع 19 ستمبر 2019ء بروز ہفتہ بعد نماز مغرب جامع مسجد قرطبہ گلشن خالق گارڈن ٹاؤن ملتان کینٹ میں منعقد ہوا۔ یہ خصوصی اجتماع دعوت فکر اسلامی مہم کے سلسلے کی ایک کڑی تھی۔ گزشتہ تین ماہ میں جاری مہم کے دروسِ قرآنیہ میں شرکت کرنے والے احباب کو اس میں خصوصی دعوت دی گئی۔ الحمدللہ 200 کے قریب رفقاء واحباب نے اس پروگرام میں شرکت کی۔ پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ جناب جمشید الرحمٰن امیر تنظیم اسلامی ملتان شمالی نے سورۃ الصف کی تلاوت کی۔ امیر حلقہ جناب ڈاکٹر محمد طاہر خان خاکوانی نے درس قرآن دیا۔ درس قرآن کے بعد ملتان کینٹ کے نوجوان استاد عثمان صابر نے جہاد فی سبیل اللہ، امر بالمعروف ونہی عن المنکر کے حوالے سے ایک طویل حدیث کا درس دیا۔

اس پروگرام کا آخری خطاب جناب محمد سلیم اختر کا تھا۔ انہوں نے میثاق ماہ اکتوبر 2019ء میں شائع شدہ مضمون ''انتخابی کشمکش اور انقلابی جدوجہد'' سامعین کے سامنے پڑھ کر سنایا اور اس کی وضاحتیں بھی بیان کیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اور ہمارے پاکستان کے حکمرانوں کو ہدایت عطا فرمائے اور ہمیں صحیح رخ پر محنت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین! (مرتب: شوکت حسین انصاری)

حلقہ لاہور غربی کا سہ ماہی اجتماع

اجتماع 28 ستمبر 2019ء بروز ہفتہ قرآن اکیڈمی میں منعقد ہوا۔ رفقاء نے مغرب کی نماز قرآن اکیڈمی میں ادا کی۔ نقابت کے فرائض حلقہ کے ناظم تربیت محسن محمود نے ادا کیے۔ سب سے پہلے حلقہ کے ناظم محمود حماد نے ''دین کے ہمہ گیر تصور'' کے عنوان پر گفتگو کی۔ اس کے بعد محسن محمود نے اطلاعات واعلانات رفقاء سے شیئر کیے جو کہ حلقہ کے پروگرام اور دارالاسلام مرکز میں ہونے والے تربیتی پروگراموں پر مشتمل تھے۔ اس کے فوری بعد حلقہ کی منتخب تناظیم میں سے مقامی تنظیم سمن آباد اور ماڈل ٹاؤن کے امراء نے تنظیم کے تحت جاری آل پاکستان دعوت فکر اسلامی مہم کے حوالے سے ہر اسرہ کے تحت حلقہ جات قرآنی، فہم دین پروگرام اور انفرادی ملاقاتوں کے عنوان سے اپنی اپنی تناظیم کی کارگزاری پیش کی۔ پھر امیر حلقہ کی ہدایت پر محسن محمود نے مرکز سے آیا ہوا ناظم اعلیٰ کا خط پڑھ کر سنایا جس میں سوشل میڈیا پر تنظیم مخالف مہم کے ضمن میں ہدایات دی گئی تھیں۔

پھر نماز عشاء اور کھانے کے وقفہ کے بعد پروگرام کا دوبارہ آغاز ہوا۔ عبدالمہیمن ہادی نے ''فرائض دینی کے جامع تصور'' کے عنوان سے بڑے خوبصورت انداز میں گفتگو کی۔ اس پروگرام کے بعد مقامی تناظیم کی کارگزاری کے تحت بقیہ دو تناظیم اقبال ٹاؤن اور چوہنگ کے امراء نے درج بالا عنوانات کے تحت اپنی اپنی تناظیم کی کارگزاری پیش کی۔ اس کے بعد پروگرام کا اختتام اجتماعی دعا پر ہوا۔ (مرتب: محمد یونس)

حلقہ سرگودھا کے زیر اہتمام بھکر میں دعوتی پروگرام

اس پروگرام کا مقصد ان علاقوں میں احباب کو تنظیم اسلامی کی جاری مہم کے دعوتی ہینڈ بلز، دعوتی کتابچے، ندائے خلافت مخصوص تعداد میں دیئے جائیں، اور مختلف علاقوں میں 3500 کی تعداد میں دعوت فکرِ اسلامی مہم کے حوالے سے ہینڈ بلز بعنوان ''تنظیم کی دعوت'' تقسیم کیے جائیں۔

18 اکتوبر 2019ء بروز جمعہ کومیانوالی کے معاون امیر حلقہ شادی بیگ نے اپنے رفقاء سمیع اللہ اور احمد شیر کے ہمراہ کلورکوٹ کے بازاروں میں ہینڈ بلز تقسیم کیے اور علاقے کی سماجی شخصیات سے ملاقاتیں بھی فرمائیں۔ شادی بیگ نے بھکر روڈ پر واقع راحیلہ مسجد میں فرائض دینی پر خطاب جمعہ فرمایا۔ بعد نماز جمعہ شادی بیگ نے مسجد ہذا کے خطیب جناب مولانا عبدالرشید سے تفصیلی ملاقات فرمائی۔ انہیں تنظیم کی جاری دعوتی مہم کا تعارف کروایا اور دعوتی کتب بھی ہدیہ کیں۔ نماز عصر کی ادائیگی کے بعد احمد شیر نے اپنے احباب سے شادی بیگ کی ملاقاتیں کروائیں جن پر شادی بیگ نے تنظیم کا تعارف پیش کیا اور فرائض دینی کے حوالے سے گفتگو فرمائی۔

امیر حلقہ اپنے رفقاء کے ہمراہ 4 بجے کے قریب آدھی کوٹ میں مقیم حلقہ کے منفرد رفیق غلام فاروق کے ہاں پہنچے۔ رفقاء نے آدھی کوٹ میں ہینڈ بلز تقسیم کیے۔ 6 بجے کے قریب رفقاء نے جنڈانوالہ بازار میں ہینڈ بلز تقسیم کیے۔ نماز عشاء کے بعد اگلے روز بھکر میں توسیع دعوت پروگرام کے حوالے سے مشاورت ہوئی۔

صبح بعد نماز فجر احمد شیر کی رہائش گاہ پر امیر حلقہ نے 15 منٹ کا درس حدیث دیا اس کے بعد پنج گرائیں میں امیر حلقہ نے مدرسہ احیاء العلوم میں مفتی ابوبکر سے خصوصی ملاقات کی انہیں ہینڈ بل اور بانی محترم کا کتابچہ دیا جبکہ دیگر ساتھیوں نے بازار کی اطراف میں ہینڈ بلز اور تنظیمی لٹریچر تقسیم کیا۔ اس کے بعد شاہ عالم اور دریا خان کے مقامات پر بھی رفقاء نے دعوتی لٹریچر اور ہینڈ بلز تقسیم کیے اور چیدہ چیدہ لوگوں سے ملاقاتیں کر کے اُن کو دعوتی کتابچے دیئے اور انہیں مہم کا تعارف بھی کروایا۔ دن 11:30 امیر حلقہ نے رفقاء کو بھکر کے مختلف بازاروں میں دعوتی ہینڈ بلز تقسیم کرنے کے لیے روانہ کیا۔ خصوصی ملاقاتوں کے سلسلے میں شادی بیگ اور خالد وسیم کے ہمراہ سب سے پہلے بھکر بانو مارکیٹ میں واقع پوسٹ آفس میں پوسٹ ماسٹر احمد صغیر سے ملاقات کی جو ندائے خلافت کے مستقل قاری ہیں۔ انہیں تنظیم میں شمولیت کی دعوت دی اور مطالعہ کے لیے لٹریچر بھی دیا۔ اس کے بعد شادی بیگ کی ملاقات پہلے سے زیر دعوت حبیب محمد خالد سے ہوئی۔ انہیں تنظیم کا لٹریچر دیا اور سالانہ اجتماع میں شرکت کی دعوت بھی دی، جس کو انہوں نے قبول فرمایا۔ ریلوے روڈ پر واقع نور ٹریڈرز پر ماجد ایوب سے ملاقات ہوئی۔ ماجد صاحب سے تنظیم کے تعارف کے حوالے سے تفصیلی گفتگو ہوتی رہی۔ انہیں سالانہ اجتماع میں شرکت کی دعوت بھی دی گئی۔ اللہ سبحانہٗ تعالیٰ ہم سب کی کاوشوں کو اپنی بارگاہ میں منظور مقبول فرمائے۔ (آمین) (رپورٹ: محمود عالم)

FAITH & FAMILY

Written by: Khadija Andleeb
(Daughter of Dr. Ghulam Murtaza)

The word "hospital" might send a shiver down most people's spine, but hospitals never really scared me. My father served as a specialized surgeon in a military hospital. Therefore, my early childhood reminisces hold images for me where I recall myself frolicking in the hospital corridors. These corridors were lined with closed or semi-opened doors on both sides. The pain and misery incarcerated within these doors never intrigued me or questioned my curiosity.

Times fly and life moves on; but during this journey of life we encounter experiences which prove to be life-changing for us.

My normal life trajectory was jarred recently by one such experience. My family and I suffered an emotional and mental ruckus when roughly four months ago my mother was diagnosed with Colon Cancer. I witnessed withering of two souls simultaneously; that of my mother on a purely physical level and of my father on an entirely emotional one.

Life often strikes us with strangest dichotomies and disparities. "Ammi ji", as I fondly used to call her, was an amiable and an active person. She took pride in doing all her house chores by herself, even at the age of 67. It was heart-wrenching to observe her so entirely dependent on others for fulfillment of her basic needs.

She was an ardent lover of Quran, and had memorized many Surahs. Her pure passionate indulgence, for the past many years, was recitation of these memorized Surahs in Salah; thereby presenting a vivid picture of before me. Allah *(SWT)* promises His *(SWT)* servants that He *(SWT)* will surely guide them with an inner light, if they are genuinely willing to tread His *(SWT)* path. My mother voluntarily distributed all her household belongings to the members of closest kith and kin months before her illness displayed any obvious signs.

My father often lovingly called her "Lady of the Paradise". She never expressed any qualms regarding my dad's progress towards austerity and an ascetic lifestyle. They lived in a well-decorated house and moved to a modest two-bedroom accommodation. Many people marveled at the extent of her sacrifice. Being a hard-core traditionalist lady, my mother never expressed her feelings vociferously. She nurtured and cherished a deep love for my brother. During her illness, my brother demonstrated that he was worthy of such fervid admiration.

It was painful to see her losing the battle of life, despite a dedicated team of doctors and state-of-the-art facilities. We stood stoically resigned before the Divine decree. The mystic matters of Providence are only fathomed by those hearts where piety resides. May Allah *(SWT)* shower His *(SWT)* incessant blessings upon my mother's grave, wrap her in His *(SWT)* mercy and munificence and grant her highest ranks in Jannat. *Aameen!*

وَجَاهِدُوْا فِی اللّٰہِ حَقَّ جِہَادِہٖ ط ہُوَ اجْتَبٰکُمْ

تنظیمِ اسلامی کا سالانہ

کُل پاکستان اجتماع

15، 16، 17
نومبر 2019ء

(بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار)

بمقام

مرکزی اجتماع گاہ، بہاولپور

منعقد ہو رہا ہے (ان شاء اللہ العزیز)

((اَنَا آمُرُکُمْ بِخَمْسٍ، اَللّٰہُ اَمَرَنِیْ بِہِنَّ: بِالْجَمَاعَۃِ وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَۃِ وَالْہِجْرَۃِ وَالْجِہَادِ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ))

”میں تمہیں پانچ باتوں کا حکم دیتا ہوں۔ اللہ نے مجھے ان کا حکم دیا ہے: یعنی جماعت کا، سننے کا، ماننے کا، ہجرت کا اور اللہ کی راہ میں جہاد کا“

لہٰذا رضائے الٰہی کے حصول کے لیے

بیعت سمع و طاعت کے مسنون بندھن میں منسلک رفقاء کو شرکت کی بھرپور دعوت ہے۔

تفصیلات کے لیے اپنے مقامی نظم سے رجوع کیجیے!

المعلن: ناظم اعلیٰ، تنظیم اسلامی فون: (042)35473375-79

Vol: 28 | Regd. No. C.P.L NO.114 | No.43

Weekly **Nida-e-Khilafat** Lahore